جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

خلافت راشدہ
زندہ باد

ہادیان اسلام

حق چار یار

شیعہ حضرات سے ایک سو سوالات

مصنفہ

مولانا حافظ مہر محمد میانوالوی

مکتبہ عثمانیہ، نور باوا بازار خراداں۔ گوجرانوالہ

بار اول۔ دوم سوم چہارم تعداد ۱۰۰۰

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ
زمر ۱۸-۱۷
کتابخانه عقیده
www.aqeedeh.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۳

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۴ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۵

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۶ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ

عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

یہ کتاب، عقیدہ لائبریری

(www.aqeedeh.com)

سے ڈانلوڈ کی گئی ہے۔

عدالت حضرات صحابہ کرامؓ

تالیف: مولانا حافظ مہر محمد میانوالوی

فاضل نصرۃ العلوم گوجرانوالہ و فاضل تخصص فی علوم الحدیث مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

جس میں قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے صحابہ کرامؓ کی پاکیزہ سیرت، اعلیٰ وارفع کردار فضائل ومناقب کو واضح کیا گیا ہے اور اُن پر طعن وتنقید کی حرمت قرآن وسنت، اجماع اُمت اور مسلمہ کتب شیعہ سے ثابت کی گئی ہے اور اُن پر قدیماً وحدیثاً جتنے اعتراضات کئے گئے ہیں علمی وتحقیقی پر اُن کے دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں۔ مشاجرات صحابہؓ میں اہل سنت کا مسلک معتبر بیسیوں کتب سے بمرہن کیا گیا ہے۔ الغرض اس کتاب کا ہر سُنی کے گھر عموماً اور علماء وطلبہ کے پاس ہونا ضروری ہے بس دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی ہے آج ہی منگوا کر صحابہ کرامؓ کے مقام کو سمجھیں اس مسئلہ پر اتنا کثیر وقیمتی مواد یکجا آپ کو کسی کتاب میں نہیں ملے گا۔ اکابر علماء نے اس کو بہت پسند کیا ہے۔

نوٹ:- اہل سنت والجماعت کے مخیر حضرات اسکو غریب ونادار طلبہ اور دینی لائبریریوں میں تقسیم کرکے صدقہ جاریہ میں حصہ لیں اور اس سے مسلک اہل سنت کی تبلیغ کریں۔ ایسے حضرات کو معقول کمیشن دیا جائے گا۔ بڑا سائز صفحات ۳۶۸ کاغذ عمدہ گلیز، رنگین ٹائیٹل قیمت

نوٹ

اس کتاب کا نصف اوّل "فضائل صحابہ کرامؓ" کے نام سے چھپ چکا ہے۔ ہدیہ ۱۲/۰۰

مکتبہ عثمانیہ نور باواء ا بازار خراداں گوجرانوالہ

خلافت راشدہ زندہ باد

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

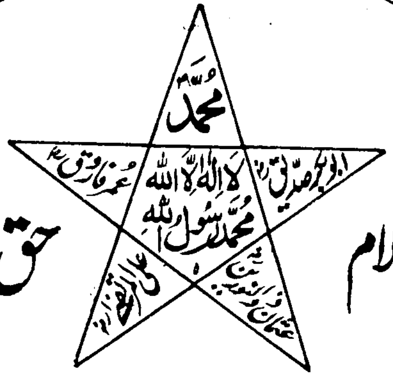

ہادیان اسلام — حق چار یار

شیعہ حضرات سے ایک سو سوالات

مصنفہ

مولانا حافظ مہر محمد میانوالوی

مکتبہ عثمانیہ، نور باواء ا بازار خراداں۔ گوجرانوالہ

باراوّل۔ دوم سوم چارم   تعداد ۱۰۰۰   قیمت ۲۰/ روپے

سببِ تالیف و اشاعت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ!

۱۹۷۶ء میں راقم نے ایک دلآزار شیعی اشتہار "میں کیوں شیعہ ہوا" کا نوٹس لیتے ہوئے اس کے تمام اعتراضات کا "تحفۃ الاخیار" کے نام سے مجمل اور "تحفۂ امامیہ" کے نام سے مفصل جواب لکھا تھا۔ "تحفۃ الاخیار" تو چھپ کر اہل علم سے خراجِ تحسین حاصل کر چکا ہے اور "تحفہ امامیہ" (تقریباً ۵۰۰ صفحات) بھی شائع ہو گیا ہے۔ کتاب ہٰذا کا آخر "کلک مانیز زبانے دارد" کا مصداق شیعہ حضرات سے ایک سو سوالات پر مشتمل تھا جن میں تحقیقی اور سنجیدہ طرزِ گفتگو سے ان کے سارے مذہب کا پوسٹ مارٹم کیا گیا تھا۔

فریقِ مخالف کی جارحیت کے پیشِ نظر یہ سو سوالات دسمبر ۱۹۷۸ء میں ہم نے شائع کر دیئے۔ بحمداللہ توقع سے زائد مقبول ہوئے، دو تین ماہ میں ۱۳۰۰ کی تعداد ختم ہو گئی۔ اب دوسرا ایڈیشن حاضرِ خدمت ہے قیمت کچھ کم کر دی ہے آئندہ اشاعت میں انشاء اللہ رافضی عبدالکریم مشتاق کے رسالہ "میں کیوں شیعہ ہوا مع سُنیہ پر سو سوالات" طبع کراچی کا مدلل جواب بھی ساتھ ہو گا۔ امید ہے کہ چند ماہ تک مسئلہ عزاداری اور تعلیماتِ اہلبیتؓ بھی باصرہ نواز ہو گی۔ سنی بھائیوں سے اپیل ہے کہ شیعہ کی "فقہ جعفریہ" کے نفاذ کی تحریک کے پیشِ نظر اس فتنہ کی طرف خوب توجہ دیں مخیر حضرات یہ لاجواب رسالہ بارعایت خرید کر احباب میں تقسیم کریں نیز اہل سنت کے عوام، خواص، مناظرین، محققین علمی اسلحہ سے لیس ہو کر باطل کی سرکوبی کریں اور اس "بلبلۂ آب" کی حقیقت ہر شخص پر عیاں ہو۔ دُعا ہے کہ ربِّ کریم اہل سنت کے ہر فرد کو ایمان و یقین سے سرشار رکھے اور ختمِ نبوت عظمتِ صحابہؓ، خدمتِ مذہبِ حق اور دفاعِ باطل کی توفیق مرحمت فرمائے

خاکپائے علمائے دیوبند اہل سنت
مہر محمد میانوالوی مدرسہ امداد الاسلام نور باد اُ گوجرانوالہ

۷۸۶

مضامین سوالات کی اجمالی فہرست

نمبر شمار	مضامین	سوال نمبر	صفحہ
۱	مذہبِ شیعہ کی تحقیق اور ذرائع ثبوت	۱ تا ۱۰	۴
۲	صداقتِ مذہب اہلِ سنّت والجماعت	۱۱ 〃 ۲۰	۹
۳	اوصافِ الوہیت اور مذمّتِ شرک	۲۱ 〃 ۳۰	۱۳
۴	سیدنا حضرت حسینؓ کی شہادت کا المیہ	۳۱ 〃 ۳۳	۱۶
۵	ماتم اور رسوم عزاداری کی تحقیق	۳۴ 〃 ۴۲	۱۷
۶	ایمان بالرسول کی حقیقت اور اس پر شیعی شکوک و شبہات	۴۳ 〃 ۴۶	۲۲
۷	فرزندانِ پیغمبرؐ کے متعلق شیعی عقائد	۴۷ 〃 ۵۰	۲۳
۸	منصبِ نبوت و ہدایت کا ایک گونہ انکار	۵۱ 〃 ۵۴	۲۶
۹	قرآنِ پاک کے متعلق شیعی عقیدہ	۵۵ 〃 ۵۷	۲۸
۱۰	توہینِ اہل بیت کرامؓ	۵۸ 〃 ۶۰	۳۰
۱۱	فضائل خلفائے راشدینؓ	۶۱ 〃 ۷۱	۳۲
۱۲	انتخاب خلیفہ کا اسلامی طریقہ	۷۲ 〃 ۷۵	۳۷
۱۳	حضرت علیؓ کی خلافت و امامت	۷۶ 〃 ۷۹	۳۸
۱۴	حضرت حسنؓ و معاویہؓ کی خلافت	۸۰ 〃 ۸۱	۴۰
۱۵	لفظ آل و اہل بیت کا شرعی معنیٰ و مصداق	۸۲ 〃 ۸۸	۴۱
۱۶	چند اختلافی فقہی مسائل	۸۹ 〃 ۹۳	۴۴
۱۷	ایمانِ ابوطالب، تقیہ، متعہ وغیرہ	۹۴ 〃 ۱۰۰	۴۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

شیعہ حضرات سے ایک سو سوالات

پڑا جو دل جلوں سے کبھی تجھے کام نہیں
جلا کے راکھ نہ کردوں تو داغ نام نہیں

مذہبِ شیعہ کی تحقیق اور ذرائع ثبوت

سوال ۱: شیعہ کسے کہتے ہیں؟ ایسی جامع تعریف کریں کہ کوئی ناجی فرد اس سے خارج نہ ہو اور جنت کا غیر مستحق اس میں شامل نہ ہو۔ واضح رہے کہ شیعہ دسیوں فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اصولی اختلاف کی وجہ سے ہر فرقہ دوسرے کی تکفیر کرتا ہے۔ صرف امامیہ کے ۳۹ فرقے ہیں۔ چند موجودہ بڑے فرقوں کے نام یہ ہیں۔ کیسانیہ، مختاریہ، زیدیہ، اسمٰعیلیہ (آغاخانی)، جعفریہ، اثنا عشریہ۔ امام جعفر صادقؒ کا ارشاد ہے:

اس امت کے ۷۳ فرقوں میں سے ۱۳ ہماری ولایت و محبت کے دعوے دار ہیں ان میں سے بارہ دوزخ میں ہوں گے صرف ایک جنت میں ہوگا۔ باقی لوگوں کے ۶۰ فرقے بھی جہنمی ہیں (ص۲۲۴ روضہ کافی)

براہ مہربانی ناجی شیعہ کی علامات و خصوصیات بیان کریں کہ دوسرے فرقوں کو اعتراض نہ ہو۔

سوال ۲: اثنا عشری فرقہ کب سے وجود میں آیا؟ اسکے آنے سے سابقہ تمام فرقے کیسے جھوٹے ہوگئے؟ ایرانی شیعہ عالم مرزا ابوالحسن شعرانی لکھتے ہیں: کہ امام بخاریؒ اور مسلمؒ کے زمانے میں (تیسری صدی) ہمارا فرقہ اثنا عشریہ کے نام سے معروف نہ تھا۔ (مقدمہ کشف الغمہ) اگر بارھویں امام کی آمد پر شیعی اسلام کی تکمیل ہوئی تو سابق ناقص الاسلام اصحابِ علیؓ و اصحاب حسنینؓ کا کیا ان سے کم رتبہ ہوا اگر یہ خیال ہو کہ ۱۲ آئمہ کا اجمالی عقیدہ پہلوں کا بھی تھا تو اگلے پچھلے شیعہ سب ایک قوم ہوئے تو ہم کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت و رسالت کا عقیدہ سابقہ اقوام کا بھی جزو ایمان تھا پھر اب مسلم، یہود و نصاریٰ کی تفریق ختم کرکے ایک قوم کہلانا چاہیئے۔ اگر یہود و نصاریٰ اتباعِ رسول نہ کرنے سے غیر مسلم ہیں تو آمد امام عصر (مہدیؒ) کے عقیدہ کے باوجود انکی اتباع نہ کرنے سے شیعہ کیسے اثنا عشری ہوئے۔

سوال ۳: کیا شیعہ مذہب کے داعی پیغمبرؐ تھے؟ کوئی شیعہ اس کا قائل نہیں اگر ایسا ہوتا تو آپ کے تمام صحابہؓ و پیروکاروں کو شیعہ مرتد و منافق کہنے کے بجائے مومن و شیعہ مانتے۔ کیا حضرت

علیؓ و حسنینؓ مذہب شیعہ کے داعی تھے؟ کوئی شیعہ اثنا عشری مذہب کے اصول و فروع ان سے بھی ثابت نہیں کرسکتا تبھی تو ان پر تقیہ کا الزام شنیع لگاتے ہیں البتہ شیعہ اپنے مذہب کا معلم اوّل حضرت جعفر صادقؒ کو مانتے اور جعفری کہلاتے ہیں بھلا بتایئے جو مذہب پیغمبرؐ اور صحابہؓ اہل بیتؓ سے ثابت نہ ہو، وہ سب مسلمانوں پر کیسے حجّت ہوسکتا ہے اور اس کے انکار پر کفر کیسے لازم آتا ہے؟

سوال ۴: کیا امامت علیؓ کا پرچار صحابہ کرامؓ سے بیزاری، ان کی بدگوئی کرنا اور ایمان سے خارج ماننا شیعہ مذہب میں ضروری ہے اگر یہ باتیں شیعہ کا عین ایمان ہیں تو ان کے موجد حضرت جعفر صادقؒ نہ تھے۔ ایک دشمنِ اسلام یہودی تھا۔ شیعہ کے معتمد عالم علامہ کشی رقم طراز ہیں: "بعض اہلِ علم کا بیان ہے کہ عبداللہ بن سبا یہودی تھا۔ مسلمان بن کر حضرت علیؓ سے محبت کرنے لگا وہ اپنی یہودیت کے دوران بھی غلو سے کہتا تھا کہ حضرت یوشع موسیٰ علیہ السلام کے وصی ہیں، تو دورانِ اسلام حضرت علیؓ کے متعلق وصی و امام (بلافصل) ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت علیؓ کی امامت کو فرض (جزو ایمان) بتایا۔ آپ کے سیاسی مخالفین سے تبرا کیا۔ ان کی خوب توہین کرکے ان کو کافر تک بتایا یہیں سے مخالفین شیعہ کہتے ہیں:

اصل التشیع و الرفض ماخوذ من الیہودیۃ — کہ مذہب شیعہ کی بنیاد یہودیت سے لی گئی ہے (رجال کشی ص۱۰۱)

سوال ۵: کیا شیعہ اعتقاد میں حضرت علیؓ مافوق الاسباب، مشکل کشا، حاجت روا، روزی رساں، مختار کل، عالم الغیب اور اوصاف بشریت سے بالاتر کچھ تھے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو حضرت علیؓ کے رب و مشکل کشا ہونے کی یہ تعلیم اسی یہودی نے دی۔ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں: "عبداللہ بن سبا پر اللہ کی لعنت ہو اس نے امیر المومنین علیہ السلام میں اوصاف ربوبیت کا دعویٰ کیا۔ اللہ کی قسم حضرت علیؓ اللہ کے عاجز و طائع بندے تھے۔ جو ہم پر جھوٹ باندھے اس پر تباہی ہو ایک قوم (شیعہ) ہمارے متعلق وہ کچھ کہتی ہے جو ہم اپنے متعلق نہیں کہتے ہم ان سے بیزار ہیں، ہم ان سے بیزار ہیں۔ ہم اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں (رجال کشی ص۱۰۲)

سوال ۶: اگر "یا علی مدد" کے نعرے، آپ کو غیب دان، مختار کل اور شکل انسانی میں نور من نور اللہ ماننے میں کفر و شرک اور یہودیت و نصرانیت کے ساتھ ہم رنگی نہیں تو حضرت زین العابدینؒ یوں کیوں فرماتے ہیں: "یہود نے حضرت عزیرؑ سے محبت کی تو ان کے متعلق بہت کچھ کہنے لگے حضرت عزیرؑ کا

نہ ان سے کچھ تعلق ہے نہ ان کا آپ سے۔ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰؑ سے محبت کی تو انہوں نے بھی آپ کے حق میں بہت کچھ کہا حضرت عیسیٰؑ کا ان سے اور ان کا آپ سے کچھ تعلق نہیں بلاشبہ ہم اہل بیت سے بھی یہی معاملہ ہوگا کہ ہمارے شیعہ کی ایک قوم ہم سے محبت کرے گی تو ہمارے حق میں وہی باتیں کہے گی جو یہود نے حضرت عزیرؑ میں اور نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں کیں۔ نہ وہ ہم میں سے ہیں نہ ہمارا ان سے کوئی تعلق ہے۔ (رجال کشی ص۹۹)

سوال ۷: بالفرض اگر مانا بھی جائے کہ مذہبِ شیعہ حضرت جعفرؒ کی تعلیم سے ہے تو ان سے کس نے روایت کرکے ہم تک پہنچایا ظاہر ہے کہ بعد والے بالترتیب چھ امام تو راوی نہیں نہ پنجاب لہ غائب ہونے والے بارھویں مہدی العصر نے کسی کو لہٰ اُسنایا تا کہ اثنا عشری اصول پر دین کا ماخذ بارھواں امام ہوتا۔ یہیں سے اثنا عشریہ، اسمٰعیلیہ، واقفہ (امام جعفرؒ کے بعد کسی کو امام نہ ماننے والے) عملاً ایک نظر آتے ہیں۔ شیعہ بن کر حضرت صادقؒ پر لوگوں نے ہزاروں احادیث افترا کیں جیسے مقدمہ رجال کشی میں ہے۔ "آئمہ بھی ان لوگوں سے بچ نہ سکے جنہوں نے اپنے آپ کو اصحاب آئمہ میں گھسیٹر کر ان پر جھوٹ گھڑنا شروع کر دیا۔ من گھڑت حدیثیں آپ سے روایت کیں، بہت سی بدعتیں اور گمراہ عقائد ایجاد کیے حتیٰ کہ ان میں سے بعض دجالوں نے ہزاروں حدیثیں بنائیں اور اس امام کی طرف منسوب کیں جس نے ان کا ایک حرف بھی منہ سے نہ نکالا۔ (تقدیم ص۳ بقلم سید احمد الحسینی ایرانی)

سوال یہ ہے آئمہ معصومین سے وہ کون سے معصوم راوی ہیں یا علماء جرح وتعدیل میں سے وہ کون سے معصوم مؤلفین ہیں جن کی روایت یا تحقیق پر اعتماد کرکے مذہبِ شیعہ کو سچا مانا جائے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو کیا یہ بہتر نہیں کہ پیغمبر معصومؐ کے تمام ارشادات کو عادل صحابہ کرامؓ .... جو قرآن کے بھی جامع و راوی ہیں کے توسط سے ثقہ مؤلفین صحاح ستہ کی کتب سے ثابت اور واجب العمل سمجھا جائے.... جن کی ثقاہت و دیانت پر تمام لوگوں کا اتفاق رہا ہے۔

سوال ۸: امام جعفر صادقؒ سے شیعہ مذہب کے مرکزی اور ہزاروں احادیث کے راوی چار ہیں۔ زرارہ بن اعین، ابوبصیر مرادی، محمد بن مسلم، برید بن معاویہ عجلی۔

امام جعفر صادقؒ کی طرف منسوب ہے۔ آپ نے فرمایا، اگر زرارہ اور اس کے ساتھی نہ ہوتے تو میرے باپ کی احادیث مٹ جاتیں۔ نیز آپ نے فرمایا میں ان چار کے سوا کسی کو نہیں پاتا جس نے

ہمارا ذکر اور میرے باپ کی احادیث کو زندہ کیا ہو اگر یہ نہ ہوتے تو کوئی شخص دین کا مسئلہ نہ جان سکتا یہ وہ حفاظ حدیث اور خدا کے حلال وحرام پر امین ہیں جو دنیا و آخرت میں ہمارے سابقون ہیں۔ (رجال کشی ص۹۰-۹۱)

اب ذرا ان کی مذہبی پوزیشن ملاحظہ ہو۔

زرارہ امام باقر کو رحمۃ اللہ کہتا تھا اور امام صادقؒ سے منحرف تھا کیونکہ حضرت صادقؒ نے اس کی رسوائیوں کا پردہ چاک کیا تھا۔ امام ابوالحسن کہتے ہیں استطاعت میں زرارہ کا مذہب بالکل غلط تھا۔ (رجال کشی ص۹۶)

بروایت ابوبصیر امام صادقؒ فرماتے ہیں۔ اسلام میں جو بدعتیں زرارہ نے نکالیں اور کسی نے نہیں نکالیں اس پر اللہ کی لعنت ہو دوسری روایت میں ہے کہ امام صادقؒ نے اس پر تین دفعہ لعنت کی۔ (رجال کشی ص۱۰۱)
ایک روایت میں فرمایا زرارہ یہود و نصاریٰ سے بدتر ہے اور ان سے بھی جو تین خدا مانتے ہیں۔ (کشی ص۱۰۱)

ابوبصیر امام کو لالچی اور شکم پرست جانتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت صادقؒ نے اندر آنے کی اجازت نہ دی تو بولا اگر ہمارے پاس حلوے کا تھال ہوتا تو اجازت مل جاتی اسی اثنا میں کتے نے ابوبصیر کے منہ میں پیشاب کر دیا۔ ایک غیر محرم عورت کو قرآن پڑھاتا تھا۔ ایک دفعہ ہاتھ کے اشارہ سے شرمناک مذاق کیا تو امام نے روک دیا۔ (رجال کشی ص۱۱۶)

محمد بن مسلم کے متعلق امام صادقؒ نے فرمایا اللہ کی اس پر لعنت ہو یہ کہتا ہے کہ خدا کسی چیز کو نہیں جانتا جب تک واقع نہ ہو جائے نیز فرمایا اپنے دین میں فریب کرنے والے ہلاک ہوگئے زرارہ، برید، محمد بن مسلم، اسمٰعیل جعفی (رجال کشی ص۱۱۳) بُرید بن معاویہ عجلی کے متعلق امام نے فرمایا: برید پر اللہ کی لعنت ہو۔ (رجال کشی ص۱۵۶)

فرمائیے ایسے کذاب ملعون، بداعتقاد، یہود و نصاریٰ سے بدتر لوگوں سے جو دین مروی ہو وہ کیسے سچا ہوگا؟

سوال ۹: اگر حضرت صادقؒ اور آپ کے اصحاب پر اللہ تعالیٰ نے تبلیغ دین کی نص کر دی تھی تو کیا وجہ ہے کہ آپکے راوی اصحابِ عصمت تو کجا، اطاعت، عدالت، راست گوئی اور تقویٰ سے بھی مشرف نہ ہو سکے۔ صرف تین شہادتیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ ایک سچے آدمی شریک بن مفضل نے حضرت صادقؒ سے سنا فرماتے ہیں "مسجد میں کچھ لوگ ہیں جو ہم کو (امام) اور خود کو شیعہ مشہور کرتے ہیں یہ لوگ نہ ہم سے ہیں نہ ہم ان سے ہیں ان سے چھپ کر پردہ پوش ہوتا ہوں وہ میری پردہ دری کرتے ہیں کہتے ہیں امام، امام۔ خدا کی قسم میں صرف اس کا امام ہوں جو میرا فرمانبردار ہو، جو نافرمان ہو اس کا امام نہیں ہوں، کیوں میرا نام لیتے ہیں خدا ان کو اور مجھے ایک جگہ جمع نہ کرے (روضہ کافی ص۳۷۴)

۲۔ ابو یعفور نے امام صادقؒ سے کہا میں لوگوں سے ملتا ہوں تو مجھے ان لوگوں پر بڑا تعجب ہوتا ہے جو آپ کو امام نہیں مانتے اور فلاں فلاں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کو امام مانتے ہیں یہ بڑے امانت دار سچے اور وفادار ہوتے ہیں اور جو آپ لوگوں سے تولا رکھتے ہیں ان میں وہ امانت، وفاداری اور راست گوئی نہیں ہے؟ امام سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور غضب ناک ہو کر کہنے لگے جو امام جائر کو خلیفہ مانے اس کا نہ کوئی دین ہے نہ وہ خدا کا کچھ لگتا ہے اور جو امام عادل کو مانے اس پر ان گناہوں کی وجہ سے کسی قسم کی گرفت نہیں۔ (سبحان اللہ) (اصول کافی ج۱ ص۳۷۵)

۳۔ رجال کشی ص۲۱۱ پر ہے کہ شیعوں نے امام صادقؒ سے ایسا آدمی مانگا جو دین و احکام میں مرجع ہو ان کے اصرار پر آپ نے مفضل کو بھیجا کیونکہ یہ اللہ پر سچ بولے گا۔ کچھ زیادہ مدت نہ گزری تھی کہ لوگوں نے اس پر اور اس کے ساتھیوں پر یہ کہنا شروع کر دیا یہ نماز نہیں پڑھتے، نبیذ شراب پیتے ہیں حمام میں مرد و عورت ننگے نہاتے ہیں، ڈاکہ زنی کرتے ہیں اور مفضل ان کے ساتھ اور قریب ہوتا ہے۔

سوال ۱۰:۔ حضرت باقرؒ و صادقؒ شارعِ دین تھے (شریعت ساز) یا راویٔ دین اگر شارع و حلال و حرام میں مختار تھے تو نبوت کے ساتھ کھلا شرک ہوا۔ اگر راویٔ دین تھے تو راوی کے لیے عصمت کا اصول کس نے ایجاد کیا ہے جب کہ آپ کو اپنے شاگرد بھی غیر معصوم صرف نیکوکار عالم جانتے تھے۔ علامہ مجلسی لکھتے ہیں: "احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیعہ راویوں کی جماعت جو آئمہ علیہم السلام کے زمانے میں ہوئی وہ ان کی عصمت (گناہوں سے پاکدامنی) کا اعتقاد نہ رکھتے تھے بلکہ وہ ان کو نیکوکار علماءؒ میں سے جانتے تھے جیسے رجال کشی سے ظاہر ہوتا ہے۔ معہذا آئمہ علیہم السلام ان کو مومن و عادل کہتے تھے۔ (حق الیقین)

صداقت مذہب اہل السنۃ والجماعۃ

سوال ۱۱:۔ مدعیانِ اسلام میں تین بڑے بڑے فرقے ہیں (شیعہ، خارجی، سُنی) ان کے متعلق پیش گوئی حضرت پیغمبرؐ و شیرِ خداؓ نے کر دی ہے جیسے کہ نہج البلاغہ قسم اول ص۲۶۱ پر حضرت امیرؓ کا خطبہ موجود ہے: "میرے متعلق دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے حد سے زیادہ محبت کرنے والا جسے محبت ناحق (کفر و شرک) تک پہنچائے گی اور حد سے زیادہ نفرت رکھنے والا جسے نفرتِ ناحق (نفاق و نفی ایمان) تک پہنچائے گی۔ میرے متعلق سب سے اچھے حال والے وہ لوگ ہوں گے جو درمیانی راہ چلتے ہیں پس تم ان کی اتباع لازم پکڑو اور اس سوادِ اعظم (عظیم اکثریت) سے چمٹے رہو کیونکہ اللہ کا ہاتھ بڑی جماعت پر ہوتا ہے۔ تفرقہ اور جُدا ہونے سے بچو۔ کیونکہ سب لوگوں سے الگ چلنے والا شیطان کا شکار ہوتا ہے جیسے ریوڑ سے علیحدہ بکری بھیڑیے کے ہاتھ لگتی ہے سنو! جو علیحدگی کا داعی ہو اسے قتل کر دو اگرچہ میری پگڑی کے نیچے ہو۔" تاریخ شاہد ہے کہ شیعہ اور خارجی دونوں فرقے عظیم اکثریت سے الگ اور افراط و تفریط کا شکار چلے آ رہے ہیں۔ کیا مذہبِ اہل سنت کی صداقت پر اس سے زیادہ واضح فیصلہ کوئی اور ہو سکتا ہے؟

سوال ۱۲:۔ یہ مشاہدہ ہے کہ اللہ کی سب سے افضل کتاب قرآن مجید کو اہل سنت ہی نے سینہ سے چمٹایا، وہی لاکھوں کی تعداد میں حافظ و قاری ہیں اس کے مقابلے میں شیعہ کا تناسب کچھ بھی نہیں۔ (النادر کالمعدوم) رمضان میں انہی کی مساجد قرآن مجید سننے سنانے سے آباد رہتی ہیں۔ اپنے مُردوں کو قرآن کا ایصالِ ثواب یہی کرتے ہیں۔ (شیعہ تو بے دین ذاکروں سے مجلس ماتم پڑھا کر ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔) اس پس منظر میں اصول کافی کتاب فضل القرآن سے امام باقرؒ کی یہ حدیث ملاحظہ ہو: فرمایا! "اے سعد قرآن سیکھو، قرآن قیامت کے دن سب سے بہتر شکل میں آئے گا اور لوگ دیکھیں گے۔ سب لوگوں کی ایک لاکھ بیس ہزار صفیں ہوں گی۔ اسی ہزار صف صرف امت محمدیہ (قرآن خوانوں) کی ہوں گی اور چالیس ہزار صفیں اور سب امتوں کی ہوں گی۔" یہ کثرت صرف سنی المسلک قرآن خواں اُمت کی ہو گی۔ شیعہ کبھی نہیں ہو سکتے کیونکہ سب آئمہ کے تمام اصحاب و شیعہ چند صد سے متجاوز نہ تھے جیسے رجال کشی ص۶ قلت اتباع اہلبیت کے سلسلے میں ہے۔

"کہ قیامت کے دن منادی ندا دے گا محمدؐ بن عبداللہ کے حواری کہاں ہیں جنھوں نے عہد شکنی نہ کی اور قائم رہے تو حضرت سلمان، مقداد اور ابو ذر رضی اللہ عنہم اُٹھیں گے۔ حضرت علیؓ وصی رسولؐ کے۔ عمرو بن الحمق، محمد بن ابی بکر، میثم بن یحییٰ التمار اور اویس قرنی رحمہم اللہ اٹھیں گے۔ حضرت حسنؓ بن علیؓ کے حواریوں میں سفیان بن ابی لیلیٰ، حذیفہ بن اسید غفاری ہوں گے۔ حضرت حسینؓ بن علیؓ کے ساتھ آپ کے ہمراہ شہید ہونے والے (۲۷) ساتھی ہوں گے۔ علیؓ بن حسینؓ کے حواری جبیر بن مطعم، یحییٰ بن ام الطویل، ابو خالد کابلی، سعید بن المسیب ہوں گے۔ حضرت باقرؒ کے حواری عبداللہ شریک زرارہ بن اعین، برید بن معاویہ، محمد بن مسلم، ابو بصیر، عبداللہ بن ابی لیعفور، عامر بن عبداللہ، حجر بن زائدہ اور حمران بن اعین ہوں گے۔ پھر منادی ندا دے گا۔ باقی آئمہ کے باقی سب شیعہ کہاں ہیں؟" (تو کسی کے اٹھنے کا ذکر روایت میں نہیں۔)

تو یہ (۹۴ حضرات) جمع ہونے والے پہلے سابق و مقرب ہیں اور پیروکاروں میں سے ہیں"۔
کیا اہل السنۃ والجماعۃ سوادِ اعظم کی حقانیت پر دنیا اور قیامت میں یہ نص قاطع نہیں؟

سوال ۱۳:۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے: "ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم" اللہ کے ہاں سب سے بڑا معزز تمہارا وہ شخص ہے جو تم سب سے بڑا پرہیز گار ہے۔ حضورؐ نے فرمایا "اے قریشیو! آدمی کا مرتبہ اس کے دین، شرافت، خوش اخلاقی اور عقل سے بڑا ہوگا۔ نیز فرمایا اے سلمان! سوائے تقویٰ کے تجھ پر کوئی فضیلت والا نہیں۔ (رجال کشی ص۱۰۹) حضرت باقرؒ کا فرمان ہے۔ اللہ کے ہاں سب سے پیارا اور معزز وہ ہے جو سب سے بڑا پرہیزگار اور عمل کرنے والا ہو (اصول کافی ص۴۲)
اہل سنت اس تعلیم کی روشنی میں صرف تقویٰ اور عمل سے فرق مراتب کے قائل ہیں حسب و نسب ثانوی چیز ہے۔ کیا مذہب سنی برحق ہے یا وہ مذہب شیعہ جو صرف فضیلت نسبی کے قائل ہیں اور جو شخص اہل بیت کی طرف کسی قسم کی نسبت کرے اسے سب سے افضل اور پاک جانتے ہیں خواہ کتنا بڑا بدکار و بدعمل کیوں نہ ہو ملاحظہ ہو۔ (روضہ کافی ص۱۰۱۔ روایات)

سوال ۱۴:۔ سنی و شیعہ میں سے کوئی شخص براہِ راست امام وقت اور پیغمبر سے کسبِ فیض نہیں کر سکتا۔ شیعہ اپنے وسائط سے امام معصوم اور مطاع صرف اہل بیت کو جانتے ہیں اور اہلِ سنت اپنے وسائط سے رشتہ مودت و اطاعت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استوار کرتے

ہیں اور آپ ہی کو معصوم پیشوا تا قیامت مانتے ہیں۔ پیغمبر افضل ہیں یا امام اور اتباع پیغمبر سے کیا اہل سنت کی صداقت اظہر من الشمس نہیں ہے؟۔

سوال ۱۵:۔ اہل سنت کا دین ہزاروں صحابہ کرامؓ بشمول اہلبیت واقرباء پیغمبرؐ کی روایت سے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہوا پھر لاکھوں، کروڑوں تابعین، تبع تابعین ومن بعدھم کی روایت سے ہم تک پہنچا جس کے متواتر اور یقینی ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں کیونکہ عقلِ سلیم انسانی ہزاروں۔ لاکھوں افراد کو امر باطل پر متفق نہیں مان سکتی۔ اس کے برعکس شیعہ مذہب صرف چند افراد کے واسطے سے بطور تقیہ منقول ہوتا رہا۔ برسرعام آئمہ نے ان لوگوں کی تکذیب کی۔ وہ اپنی مخصوص مذہبی بات وعقیدہ کی تصدیق آئمہ سے کرا ہی نہیں سکتے تھے۔ ملاحظہ ہو: اصول کافی فروع کافی ص۴۶۷ ج۳ کہ مدینہ میں امام جعفر صادقؒ کے پاس شیعہ علانیہ نہیں آسکتے تھے۔
انصاف سے فرمایئے مذہب اہل سنت برحق ہوگا یا یہ شیعہ برحق ہوں گے۔

سوال ۱۶:۔ ارشاد خداوندی ہے: "کہ خدا نے اپنے پیغمبر کو دین حق اور ہدایت دے کر اس لیے بھیجا:

لیظھرہ علی الدّین کلہ وکفی باللہ شھیداً۔ (فتح)
تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے اور خود خدا اس پر کافی گواہ ہے۔

سنی مذہب کے مطابق محمدی دعوت اور دین اسلام سب دُنیا پر غالب ہوا۔ باطل ادیان اور ان کی حکومتیں خلفاء پیغمبر کے سامنے نیست و نابود ہوگئیں اور وعدہ الٰہی سچا ہوا۔ اس کے برعکس اعتقاد شیعہ میں دعوت محمدی فیل ہوگئی چند نفوس کے سوا کسی نے قبول ہی نہ کی۔ ۴ اہل بیت اور جو چند نفوس مومن تھے وہ تقیہ اور خاموشی میں رہے بلکہ بقول شیعہ ان پر مظالم کے پہاڑ ڈھائے گئے نہ دینِ الٰہی پھیلا نہ اسے غلبہ ہوا۔ فرمایئے نص قرآنی اور اہل سنت کو سچا کہیں یا شیعی افکار کو۔

سوال ۱۷:۔ کتب شیعہ اور تاریخ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی متواتر منقول ہے کہ خندق کی کھدائی کے موقعہ پر سخت چٹان نمودار ہوئی تین ضربوں سے وہ ٹوٹی اور ہر دفعہ روشنی ہوئی تو آپ نے فرمایا! پہلی ضرب میں میرے ہاتھ میں یمن کی، دوسری میں کسریٰ

کی اور تیسری میں قیصر کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھ میں دی گئیں یعنی اللہ ان کو میرے ہاتھ پر فتح کرے گا۔ (حیات القلوب ص۳۹۵ ج۲) یہ خود آپ کے عہد میں فتح ہوا اور کسریٰ و قیصر حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں۔ کیا یہ فتوحات خلافت راشدہ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کی حقانیت پر فیصلہ صریح نہیں ہے۔ نیز حضورؐ نے قیصر و کسریٰ کے قاصدوں سے فرمایا تھا اپنے بادشاہوں کو کہو میری بادشاہی تمہاری آخری سرحدوں تک پہنچے گی اور قیصر و کسریٰ کی حکومت میری اُمت کے قبضے میں آئے گی انہیں کہہ دو کہ اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو ان کا ملک ان کے ہاتھ میں چھوڑتا ہوں۔ (حیات القلوب ص۴۴۱ ج۲)

کیا حضورؐ کا فتح قیصر و کسریٰ کو اپنی بادشاہی سے تعبیر کرنا۔ خلافت جور کی پیش گوئی ہے یا خلافت حقہ راشدہ کی؟

سوال ۱۸: قال ابو عبداللہ علیہ السلام ما انزل اللہ اٰیۃ فی المنافقین الا وھی فیمن ینتحل التشیع۔ (رجال کشی ص۱۹۳)

امام ابو عبداللہ (جعفر صادق) علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ نے منافقوں کے متعلق کوئی آیت نہیں اتاری مگر وہ ان لوگوں کے حق میں ہے جو شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

کلمہ گویوں میں دو ہی قسم کے لوگ ہیں مومن یا منافق۔ جب حضرت جعفر صادقؒ نے شیعہ پر منافق ہونے کا فتویٰ صریح لگا دیا تو اہلِ سنت کا خود بخود مومن ہونا اظہر من الشمس ہو گیا۔

سوال ۱۹:۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ ثقلین کتاب اللہ اور سنت نبوی ہیں۔ شیعہ کے خیال میں کتاب اللہ اور اہل بیت ہیں جو لازم و ملزوم ہیں ایک سے جدائی اور مرد دوسری سے جدائی ہے۔ اہل سنت کے دلائل وہ سینکڑوں آیات قرآنی ہیں جن میں اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کا بار بار حکم دیا گیا ہے۔ دسیوں آیات میں پیغمبر کی نافرمانی اور اعراض سے ڈرایا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں قرآن کا نام لیا ہے کہ اس چیز کو پکڑو گے تم گمراہ نہ ہو گے اور وہ کتاب خدا ہے۔ (حیات القلوب ص۵۳۶ ج۲) عام کتب میں سنتِ نبوی کا مستقل ذکر ہے۔ مگر اس سارے خطبہ میں اہل بیت یا ولایت علیؓ کا ذکر نہیں ہے۔ اصولِ کافی میں مستقل باب، باب الرد الی الکتاب والسنۃ موجود ہے۔

نیز یہ باب بھی ہے باب الاخذ بالسنۃ و شواہد الکتاب اور اس میں یہ ارشاد امام ہے۔ ہر چیز کو کتاب اللہ اور سنتِ نبوی پر لوٹایا جائے گا۔

کیا یہ سب دلائل اس پر حجت صریحہ نہیں کہ کتاب اللہ اور سنتِ نبویؐ کا ہی ثقلین ماننا سنی مذہب برحق ہے اور شیعہ کا سنتِ نبوی کو ہٹا کر، آئمہ اہلِ بیت کو رکھنا ایک قسم کا انکار رسالت ہے۔

سوال ۲۰:۔ اگر سنی مذہب برحق نہ تھا تو تمام اہل بیت اسی مسلک کے کیوں پابند رہے اور یہی پڑھایا سکھایا تبھی تو شیعہ کو امام جعفر صادقؒ کی طرف یہ منسوب کرنا پڑا تقیہ ہی میرا اور میرے باپ دادے کا مذہب ہے۔ (اصول کافی ص۲۲۱ ج۲)

اگر مخالفین کا ڈر تھا تو پیغمبر کے جانشین کیسے ہوئے؟ کیا انبیاء علیہم السلام بھی تقیہ اور ہیر پھیر کرتے تھے؟

اوصافِ الوہیت اور مذمتِ شرک

سوال ۲۱:۔ اگر حضرت علیؓ کو مافوق البشر حاجت روا اور مشکل کشا و روزی رساں ماننا شرک نہیں تو حضرت علیؓ نے ان دس آدمیوں کو زندہ کیوں جلا دیا جو یہ کہتے تھے، آپ ہمارے رب و کارساز ہیں۔ آپ نے ہمیں پیدا کیا آپ رزق دیتے ہیں، تو حضرت علیؓ نے فرمایا تم پر تباہی ہو ایسا مت کہو۔ میں بھی تمہاری طرح مخلوق ہوں جب وہ نہ مانے پھر وہی بات کہی تو آپ نے آگ میں پھونک دیا۔ (رجال کشی ص۴۸)

اور ص۲۷ پر ہے کہ اور ستر آدمیوں نے آپ کے متعلق ایسا کہا تو آپ نے گڑھے کھود کر ان کو آگ میں جلا دیا۔

سوال ۲۲:۔ کیا امام حلال و حرام میں مختار ہوتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو آیتِ قرآنی اور امام صادقؒ کی اس تفسیر کا مطلب کیا ہے "لوگوں نے اپنے عالموں اور پیروں کو خدا کے سوا رب بنا لیا" تو امام نے فرمایا! اللہ کی قسم انہوں نے ان کو اپنی عبادت کی طرف نہیں بلایا اور اگر وہ ادھر بلاتے تو یہ نہ مانتے لیکن انہوں نے کچھ چیزیں حلال کر دیں اور کچھ ان پر حرام کر دیں تو وہ

ان کو (حلال وحرام میں مختار) مان کر یوں عبادت میں لگ گئے کہ ان کو پتہ ہی نہ چلا۔ (اصول کافی باب الشرک ص ۳۹۸ ج ۲ - مجمع البیان ص ۴۵۵ ج ۲)

سوال ۲۳ :- کیا آئمہ دین نفع ونقصان پہنچانے پر قادر ہیں ؟ اگر ایسا ہے تو رجال کشی کی اس حدیث کا مطلب کیا ہے کہ "جعفر بن واقد اور ابوالخطاب کے ساتھیوں نے کہا امام وہ ہوتا ہے جو آسمان وزمین میں حاجت روا ہوتا ہے" تو امام ابوعبداللہ نے فرمایا ہرگز نہیں، خدا ان کو اور مجھے کہیں جمع نہ کرے وہ یہود، نصاریٰ، آتش پرست اور مشرکوں سے بھی برے ہیں ․ ․ ․ ․ خدا کی قسم اہل کو نہ کی میں اس (مشرکانہ بات) کو تسلیم کروں تو زمین میں دھنس جاؤں۔ وما انا الا عبد مملوک۔ لا اقدر علی ضر شیئ ولا نفع شیئ - میں اللہ کا مملوک بندہ ہوں نہ کسی چیز کے نقصان پر قادر ہوں نہ کسی کے نفع پر۔ (رجال کشی ص ۱۱۴)

سوال ۲۴ :- کیا آئمہ عالم الغیب اور ظاہر وباطن سے آگاہ تھے ؟ اگر ایسا ہو تو آئمہ نے اس کی تردید کیوں کی ہے۔ (۱) ابوبصیر نے امام کو بتایا کہ لوگ آپ کے متعلق کہتے ہیں کہ آپ بارش کے قطرے، ستاروں کی تعداد، درختوں کے پتے، سمندر کا وزن، مٹی کی گنتی جانتے ہیں تو آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا ! سبحان اللہ ! سبحان اللہ (اللہ اس شرک سے پاک ہے) لا واللہ مایعلم ھذا الا اللہ (رجال کشی ص ۱۱۳) بخدا کوئی نہیں جانتا ان باتوں کو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

(۲) امام جعفر صادقؒ نے فرمایا : تعجب ہے ان لوگوں پر جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہم علم غیب جانتے ہیں حالانکہ اللہ عزوجل کے سوا علم غیب کوئی نہیں جانتا میں نے اپنی فلاں باندی کو مارنا چاہا وہ مجھ سے بھاگ گئی میں نہ جان سکا کہ وہ گھر کے کس کمرے میں ہے۔ (اصول کافی ص ۲۵۷ ج ۱)

سوال ۲۵ :- کیا غیر خدا کو نافع وضار جان کر پکارنا جائز ہے ؟ اگر ایسا ہے تو امام اپنی دعا میں اس کی نفی کیوں کرتے تھے۔ امام جعفر صادقؒ تکلیف کے وقت یوں دعا مانگتے تھے :-

" اے اللہ تو نے مشرک قوموں کو طعنہ دیا ہے اور فرمایا ہے - اے لوگو ! پکار کر دیکھو ان لوگوں کو جن کو اللہ کے سوا تم نے کارساز سمجھ لیا ہے پس وہ تم سے کوئی تکلیف دور کرنے یا ہٹانے کے مالک نہیں - (بنی اسرائیل ع ۶)۔

پس اے وہ ذات ! کہ میری تکلیف کو دور کرنے اور ہٹانے کا مالک اس کے سوا اور کوئی نہیں، تو

محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت بھیج میری تکلیف دور کردے اور اس شخص پر پھیر دے جو تیرے ساتھ اور حاجت روا پکارتا ہے حالانکہ تیرے بغیر کوئی فریادرس نہیں۔ (اصول کافی کتاب الدعا ص ۵۶۴ ج ۲)

سوال ۲۶ :- کیا تعزیہ بنانا اور اس کی تعظیم کی دعوت دینا عمل آئمہ کے خلاف اور بدعت ہے کہ نہیں ؟ اگر بدعت ہے تو امام جعفر صادقؒ کا یہ فتویٰ کیوں آپ پر صادق نہ آئے گا۔ ابوالعباس نے امام جعفر صادقؒ سے پوچھا کہ بندہ کم از کم کس بات سے مشرک ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا "جو ایک بات گھڑے اور اس کے ماننے پر لوگوں سے محبت رکھے اور انکار پر دشمنی رکھے۔ (کافی باب الشرک ص ۳۹۷ ج ۲)

سوال ۲۷ :- ذرا بتلایئے بت پرستی کی کیا حقیقت ہے۔ قرآن پاک میں مذکور "اصنام اور اوثان" لغت میں ان بتوں کو نہیں کہتے جو اپنے معظم ومحترم انسان کی شکل وصورت پر تراشے گئے ہوں۔ مشرکین ان بزرگوں کی یادگار مجسموں کی تعظیم میں رکوع، سجدہ، دعا، استعانت، نذر ونیاز، طلب حاجات وغیرہ امور شرکیہ بجا لا کر خدا کا تقرب ڈھونڈتے تھے۔

ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفیٰ - (پ ۲۳)	ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر یہ کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں گے۔
ویقولون ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ - پ ۱۱	اور کہتے ہیں یہ ہمارے اللہ کے ہاں سفارشی ہیں۔

ذرا انصاف سے کہیئے، کہ آج شکل انسانی پر یادگار کے بجائے اپنے معظم بزرگ کی قبر، ضریح روضہ کی یادگار بنا کر اس کے ساتھ وہی مندرجہ بالا امور کیے جائیں جو مشرکین اپنے بزرگوں کی یادگار مجسموں سے کرتے تھے اور اسے تقرب الی اللہ اور خدا کے ہاں سفارش اور نجات کا ذریعہ سمجھا جائے تو کیا یہ شرک نہیں ہوگا ؟ عین اسلام ہوگا ؎

بدل کے آتے ہیں زمانے میں لات ومنات — دیتے ہیں دھوکہ کھلا یہ بازی گر

سوال ۲۸ :- اگر تقرب الی اللہ کے لیے عظمت لات ومنات میں اس کی یادگار کے آگے ابوجہل جھکتا تھا تو یہ شرک تھا مگر کیا تقرب الی اللہ کی نماز میں عظمت حسین وعلیؓ سے سرشار ہوکر کربلا ونجف کی یادگار ٹکیہ پر شیعہ مومن جبین نیاز ٹیکتا ہے تو یہ عین اسلام بات ہے ؟

سوال ۲۹ :- قرآن پاک نے سینکڑوں آیات میں صبح وشام، دوپہر، دن رات ،

جلوت و خلوت میں صرف اپنی یاد اور ذکر کا بار بار حکم فرمایا ہے۔ اپنے حبیبؐ سے بھی یہ اعلان کروایا ہے "انما ادعوا ربی ولا اشرک بہ احداً" (الجن) بلاشبہ میں صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ تو کیا مشاہدہ پر مبنی ایک عزادار، نماز روزہ سے آزاد، ڈاڑھی چٹ مونچھیں دراز، مومن تبرا باز کا تسبیح ہاتھ میں لے کر جانے یا علی، یا علی مدد نادِ علی، علی علی کے ورد بجالانا کھلا شرک نہیں ہے؟ کیا ذکر اللہ عبادت نہیں؟ اور اس میں حضرت علیؓ اور حسنینؓ کو شریک کرنا گناہِ عظیم نہیں ہے؟ بیّنو!

سوال ۳۰:۔ کیا عزاداری سے متعلقہ تمام رسوم آئمہ اہل بیت سے قولاً و عملاً ثابت ہیں؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ ذاکروں اور مجتہدوں نے بطور قیاس، حضرت حسینؓ کی یاد اور غم کو زندہ رکھنے کے لیے ایجاد کی ہیں تو آج ان بدعات کو کارِ ثواب اور جزوِ دین ماننا اور بنانے والوں کی تعظیم کرنا۔ کیا نبوت اور امامت کے منصب میں کھلا شرک نہیں ہے اور شریعت سازی کا حق دے کر غیر شعوری طور پر ان کی عبادت نہیں ہے جس کی تردید سوال نمبر ۲۱ میں مذکور آیتِ کریمہ اور ارشادِ امام میں موجود ہے۔

سیّدنا حضرت حسینؓ کی شہادت کا المیہ

سوال ۳۱:۔ سیدنا حسین مظلوم رضی اللہ عنہ از خود کربلا گئے یا غدار شیعان کوفہ کے اصرار پر گئے۔ امرِ اوّل باطل ہے، اگر امرِ ثانی درپیش نہ آتا اور آپ نہ جاتے تو کیا آپ کے زندہ سلامت رہنے سے اسلام مُردہ ہو جاتا۔ نیز تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ آپ میدانِ کربلا سے دمشق جانے اور یزید سے تصفیہ اور دست در دست دینے کو تیار تھے مگر کوفیوں نے ایسا نہ کرنے دیا۔ ملاحظہ ہو شیعہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ ص۶ ج۲ اور تلخیص شافی ص۴۷۱۔

فرمائیے اس احسن تجویز پر عمل ہو جاتا اور سبطِ پیغمبر کی جان بچ جاتی تو کیا اسلام پھر مُردہ ہو جاتا۔ اوہ کیا افسوسناک المیہ ہے کہ خود ہی بلا کر شہید کر کے ایک طرف ماتم کو دین بنایا تو دوسری طرف اپنا جُرم اور سازش چھپانے کے لیے اسلام زندہ کر دکھایا، کا نعرہ ایجاد کیا۔

سوال ۳۲:۔ تیر و تلوار کی ضربوں سے آپ کے بدنِ آفتاب کو سرخ کر کے جب

دُنیا سے غروب کر دیا تو کیا آپ کے تابع داروں کو خلافت ملنے اور تمام ظالموں کے تباہ ہو جانے سے اسلام زندہ ہوا یا لوگوں میں ایمان و اتباع کی لہر دوڑنے سے ہوا؟ یا یہ تصور ہی دسویں صدی میں عہدِ صفوی کی یادگار ہے کہ جب امام باڑے بن گئے اور یزید پر تبرا و نفرین عام ہو گیا۔ گویا خونِ حسینؓ کی قیمت امام باڑہ، مرثیہ گو ذاکر کا وجود اور تبرا بر یزید تجویز ہوئی۔

سوال ۳۳:۔ اگر شہادتِ حسینؓ (العیاذ باللہ) اسلام کے لیے المناک اور ناقابلِ تلافی نقصان ہونے کے بجائے اسلام کے لیے فائدہ اور حیات کا سبب بنی تو فرمائیے کہ لوگ مُرتد کیوں ہو گئے۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ارتد الناس بعد قتل الحسین صلوات اللہ علیہ الا ثلاثۃ ابو خالد کابلی، یحیٰی بن ام طویل جبیر بن مطعم۔

حضرت جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ۳ آدمیوں کے سوا سب لوگ مُرتد ہو گئے۔ پھر لوگ رفتہ رفتہ واپس آنے لگے۔ (رجال کشی ص۸۱)

حضرت زین العابدین اس تصور سے کیوں ہر وقت روتے اور غم میں ڈوبے رہتے تھے کہ:۔

دبکشتن او عالمیان گمراہ شدند و دین خدا ضائع شد و سننِ رسول خدا برطرف شد و بدع بنی امیہ ظاہر گردید (جلاء العیون ص۴۵۳)

آپ کی شہادت سے اہل جہان گمراہ ہو گئے۔ خدا کا دین ضائع ہو گیا اور رسولِ خدا کی سنتیں معطل ہو گئیں۔ بنو امیہ کی بدعتیں ظاہر ہو گئیں۔

ماتم اور رسوم عزاداری کی تحقیق

سوال ۳۴:۔ قرآن پاک میں جگہ جگہ صبر کی تلقین اور لا تحزنوا سے بے صبری کی ممانعت موجود ہے۔ انصاف سے بتلائیے از روئے لغت و شرع بین سے رونا، پیٹنا، ہائے ہائے کرنا، ران، سینہ، منہ پیٹنا، کالا لباس پہننا وغیرہ۔ بے صبری اور جزع فزع میں داخل ہے یا نہیں۔ اگر داخل ہے تو ایمان کے ساتھ بالیقین بتلائیے کہ وہ کونسی سنتِ نبوی قولی و فعلی کتب فریقین میں ثابت ہے جس میں حضرت حسینؓ کے لیے تمام امور ممنوعہ کا جواز و استثنا مذکور ہو؟

سوال ۳۵: قرآن وسنت میں اگر ایسی کوئی استثنا نہیں ہے اور ہرگز نہیں ہے تو کسی شیعہ مجتہد وعالم کو یہ کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ قرآن وسنت اور ارشادات آئمہ کے خلاف صرف قیاس فاسد سے حضرت حسینؓ پر ماتم ونوحہ کو جائز بتائے۔

سوال ۳۶: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرمت ماتم ونوحہ میں یہ ارشادات فرمائے ہیں:

۱۔ وفات کے وقت جب صحابہؓ بے قابو ہوکر رونے لگے تو حضورؐ نے فرمایا۔ صبر کرو خدا تم کو معاف کرے اور رونے ونالہ سے مجھے تکلیف مت دو۔ (جلاء العیون ص۷۵ وحیات القلوب ص۶۹۵/۲)

۲۔ ارشاد قرآنی ولا یعصینک فی معروف کی تشریح میں مومن عورتوں سے بیعت لیتے ہوئے فرمایا مصیبت میں اپنے منہ پر تھپڑ نہ مارنا اپنا منہ نہ نوچنا، بال نہ اکھیڑنا، اپنا گریبان چاک نہ کرنا، کالے کپڑے نہ پہننا، ہائے وائے نہ کرنا پس ان شرطوں پر حضورؐ نے بیعت لی۔ (حیات القلوب ص۶۱/۲)

۳۔ حضرت فاطمہؓ کو وصیت میں حضورؐ نے فرمایا اے فاطمہؓ پیغمبر پر گریبان چاک نہ کرنا چاہیئے منہ نہ نوچنا چاہیئے، ہائے وائے نہ کرنا چاہیئے لیکن تو وہی کہہ جو تیرے باپ نے اپنے فرزند ابراہیمؑ کی وفات پر کہا۔ دل غمناک ہے۔ آنکھ اشکبار ہے مگر اے ابراہیمؑ ایسی باتیں ہم نہیں کہتے جن سے خدا تعالٰی ناراض ہو۔ (حیات القلوب ص۶۸۷/۲)

۴۔ ابن بابویہ نے معتبر سند سے حضرت صادقؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا چار بُری عادتیں تا قیامت میری اُمت میں رہیں گی، اپنے خاندان پر فخر کرنا، لوگوں کے نسب میں طعن کرنا، بارش بذریعہ نجوم ماننا، بین کرنا، یقیناً اگر بین کرنے والی توبہ سے پہلے مرجائے تو قیامت کے دن اس حالت میں اُٹھے گی کہ گندھک اور تارکول کا لباس پہنے ہوگی (حیات القلوب ص۶۷/۲)

کیا ان ارشادات حرمت کے مقابلے میں جواز پر بھی ارشاد نبویؐ موجود ہے؟

سوال ۳۷: حضرت علی المرتضیٰؓ نے ماتم کے متعلق یوں فرمایا ہے کہ حضورؐ کو غسل دیتے وقت فرمارہے تھے آپ کی وفات تمام لوگوں کے لیے دردناک مصیبت ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ آپ نے صبر کا حکم دیا اور رونے پیٹنے سے روکا تو ہم یقیناً سب اپنے آنسو آپ پر بہا دیتے آپ کی مصیبت کے درد کا علاج نہ کرتے۔ (حیات القلوب، جلاء العیون، نہج البلاغۃ)

۲۔ نیز فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بین کرنے اور سننے سے منع فرمایا ہے۔ (الفقیہ ص۲۶/۴)

۳۔ نیز حضرت امیرؓ نے فرمایا کالا لباس نہ پہنا کرو کیونکہ وہ فرعون کا لباس ہوگا۔ (الفقیہ باب ما لا یصلی فیہ)

۴۔ مصائب کربلا کی پیش گوئی کے وقت حضرت علیؓ نے فرمایا اپنے دشمنوں سے ڈرتے اور بچتے رہنا اور اس وقت صبر اور حوصلہ رکھنا۔ (جلاء العیون ص۲۰۹)

کیا اسکے برعکس ماتم کے جواز پر بھی شیرِ خدا کا کوئی فرمان موجود ہے؟

سوال ۳۸: حضرت حسینؓ نے اپنی شہادت کی اطلاع جب بہن کو دی اور وہ بے قرار ہوئیں تو آپ نے فرمایا اے محترمہ بہن! ہلاکت وعذاب تیرے لیے نہیں تیرے دشمنوں کے لیے ہے صبر کر اور فی الفور دشمنوں کو ہم پر خوش نہ کر۔ (جلاء العیون ص۳۸۴)

نیز فرمایا امی جان کی طرح پیاری بہن حلم اور بُردباری اختیار کر شیطان کو اپنے اوپر مسلط نہ کر اور حق تعالٰی کی قضا پر صبر کر، نیز فرمایا اگر یہ مجھے چھوڑتے تو میں کبھی اپنے آرام کو ہلاکت میں نہ ڈالتا۔ (جلاء العیون ص۳۸۶)

نیز صبر کے سلسلہ میں آسمان وزمین کے فنا اور باپ دادا کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اے بہن! تجھے وصیت میں قسم دیتا ہوں کہ جب میں ظالموں کی تلوار سے عالم بقا کو رحلت کروں تو گریبان چاک نہ کرنا، منہ نہ چھیلنا اور ہائے وائے نہ کرنا (ایضاً ص۳۸۷)

صاحبزادی سکینہ سے فرمایا خدا کی قضا پر صبر کرو کیونکہ دنیا جلدی ختم ہوجائے گی اور آخرت کی ابدی نعمت ختم نہ ہوگی۔ (ایضاً ص۴۰۰)

کیا اس کے برخلاف ماتم دین کی بھی امام حسینؓ نے اپنے اعزہ کو وصیت کی تھی؟

سوال ۳۹: حضرت امام صادقؓ نے مرفوعاً بیان فرمایا کہ مصیبت کے وقت مسلمان کا ران (وغیرہ) کا پیٹنا اجر وثواب کو ضائع کر دیتا ہے۔

نیز فرمایا سخت بے صبری یہ ہے چیخ پکار سے رونا، منہ اور سینہ پیٹنا، بال نوچنا، جس نے ماتمی مجلس قائم کی تو صبر چھوڑ دیا اور بے صبری میں لگا اور جس نے صبر کیا انا للہ پڑھی خدا اس پر رحم کرے تو وہ اللہ کی رضا پر راضی رہا اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے اور جس نے ایسا نہ کیا خدا نے اس کا ثواب ضائع کر دیا۔ (فروع کافی ص۲۲۳/۱)

نیز فرمایا میت پر رونا ٹھیک نہیں ہے نہ مناسب ہے لیکن لوگ یہ بات نہیں جانتے

کہ صبر ہی بہتر ہے (فروع کافی ص۲۲۶)

نیز فرمایا کہ جب تم کو اپنی ذات اور اولاد کے متعلق مصیبت درپیش آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر اپنے صدمے کو یاد کرو کیونکہ لوگوں کو اتنی بڑی مصیبت کبھی نہ پہنچی (فروع کافی ص۲۲۲)

کیا ان ارشادات کی ضد میں امام باقرؒ و جعفرؒ کا ایسا ارشاد ہے جس نے ماتمی مجالس و نوحہ کی اجازت دی ہو؟

سوال ۴۰: ذرا انصاف سے بتلایئے امام باڑہ، معین تاریخوں میں ماتمی محافل قائم کرنا، موسیقاری اور سوز خوانی کرنا، تعزیہ، شبیہ روضہ ضریح بنانا، عَلَم اور دُلدل نکالنا، کس امام معصوم کی سنت اور ایجاد ہیں؟ کیا آپ کا معصوم امام دُنیا کا بدترین ظالم تیمور لنگ تو نہیں جس نے یہ سب کام کیے۔ شیعہ رسالہ ماہنامہ المعرفت حیدر آباد محرم ۱۳۸۹ھ مدیر حشمت علی ممتاز الافاضل کے قلم سے ملاحظہ ہو "تعزیہ داری کے متعلق ابھی تک پوری تحقیق و تدقیق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کی ابتدا کہاں سے ہوئی البتہ اس کے آغاز کے بارے میں ایک روایت ضرور مشہور ہے کہ سب سے پہلا تعزیہ صاحب قرآن امیر تیمور نے رکھا تھا۔ . . . . بہرحال جہاں تک عزا داری کا تعلق ہے اس کی ابتدا ایران میں صفوی عہد سے ہوئی اس کے بعد ہندوستان میں جب خاندانِ تغلق کا زوال شروع ہوا اور سلطنت کا شیرازہ منتشر ہوا تو جنوبی ہندوستان میں ایک شخص حسن گنگو نامی نے بہمنی سلطنت کی بنیاد رکھی۔ یہ ایران کے بہمنی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اس سلطنت کے سلاطین میں شیعہ اور سُنی دونوں عقائد کے بادشاہ گزرے ہیں اور امرائے دربار میں بھی ملکی و غیر ملکی مصاحبین اور وزراء شامل رہے ہیں اس لیے شمالی ہند میں تعزیہ داری رائج ہونے سے پہلے تعزیہ داری کا آغاز ان سے ہوا۔ جب چودھویں صدی کے آخر میں سلطنت بہمنی کو زوال ہوا اور وہ پانچ چھوٹی چھوٹی سلطنتوں میں تقسیم ہوگئی . . . . تو بالخصوص عادل شاہی سلطنت میں یوسف عادل شاہ اور قلی قطب شاہ نے تعزیہ داری کو باقاعدہ طور پر رواج دیا۔ ان ریاستوں میں باقاعدگی کے ساتھ دس روز تک یعنی یکم محرم سے دس محرم تک عزا داری ہوتی تھی اور تعزیئے رکھے جاتے تھے۔

اب جہاں تک تعزیوں کی اقسام کا تعلق ہے اس کی آٹھ قسمیں ہیں جن کی شبیہ بنا کر

واقعہ کربلا کی یاد تازہ کر کے سوگ منایا جاتا ہے (۱) تعزیہ (۲) ضریح (۳) مہندی (۴) ذوالجناح (۵) تابوت (۶) براق (۷) تخت (۸) عَلَم۔ اس شیعی تحقیق سے معلوم ہوا کہ عزاداری تمام اقسام و آلات سمیت ظالم امراء کی ایجاد و بدعت ہے۔ ان امور میں شیعہ کے امام یہی ظالم امراء ہیں اہل بیت ہرگز نہیں ورنہ اس ارشادِ امام صادقؒ کا کیا مطلب ہے "من جدد قبراً او مثل مثالاً فقد خرج من الاسلام" جس نے کسی قبر و مزار کو از سرِ نو بنایا یا اس کا کوئی مجسمہ (بطور یادگار) بنایا تو وہ اسلام سے خارج ہوگیا۔ (من لایحضرہ الفقیہ ص۴۹)

سوال ۴۱: کیا نماز سب سے بڑا فرض ہے اور امام صادقؒ نے الفقیہ ص۵۵ پر عمداً تارک نماز کو زانی سے بدتر اور کافر بتایا ہے؟ کیا راگ اور موسیقی حرام ہے اس کے سننے سنانے والے پر لعنت برستی ہے؟ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو ذرا بتایئے عشرہ محرم میں خصوصاً اور بقیہ سال میں عموماً بدعات عزا داری اور مرثیہ گوئی و سوز خوانی میں راگ و موسیقی کے حرام کام میں پڑ کر نماز کو کیوں ترک کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ مشاہدہ ہے کہ پابند قسم کے لوگ بھی جماعت تو کجا بروقت علیحدہ بھی نماز نہیں پڑھ سکتے کیا شرعی اصول میں ترکِ واجب کا سبب بننے والا امر مباح بھی ناجائز نہیں ہو جاتا۔ چہ جائیکہ حرام کام فرض چھڑا دے؟

سوال ۴۲: کیا اسلام میں عورت کی آواز بھی عورت ہے کہ اذان، اقامت، تلبیہ بالجہر نہیں کہہ سکتی؟ کیا عورت کا بدون حاجاتِ ضروریہ گھر سے نکلنا ممنوع ہے کہ نماز پنجگانہ اور جمعہ و عیدین میں شرکت اس پر لازم نہیں، کیا غیر مردوں کے ساتھ اختلاط اور مصاحبت حرام ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو خالص بدعات، ماتمی مجالس و جلوسوں میں عورتیں زرق برق کالے لباس میں ملبوس ہو کر مردوں کے شانہ بشانہ کیوں ہوتی ہیں۔ سوز خوانی، مرثیہ گوئی اور بین و واویلا کیوں کرتی ہیں؟ بے پردگی میں تنگ و تاریک مقامات پر فساق و فجار کے مجمع سے ان کی عزت و ناموس کا دیوالیہ کیوں نکالا جاتا ہے؟ کیا ذاکر و مجتہد کی عزاداری شریعت میں یہ سب حرام حلال ہوگئے اور فرائض معاف ہوگئے؟ بیّنوا!

ایمان بالرسول کی حقیقت اور اس پر شیعی شکوک و شبہات

سوال ۴۳ :- ذرا بتائیں ایمان بالرسول کی کیا حقیقت ہے؟ کیا آپ کو امین سچا اور نیک پارسا ماننا کافی ہے؟ یہ تو ابو جہل بھی مانتا تھا، یا جو کچھ آپ خدا کی طرف سے لائے ہیں اور قول و عمل سے اُمت تک پہنچایا اس سب کی تصدیق ضروری ہے؟ اگر سب کی تصدیق ضروری ہے تو شیعہ علماء اس تفریق کے کیوں قائل ہیں کہ (بقول ان کے) حضورؐ نے حضرت علیؓ اور آپ کی اولاد کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے وہی اخذ کیا جائے اور احکام شرع میں شیعہ حضورؐ کے محتاج نہیں نہ آپ سے حاصل کرنا ضروری ہیں وہ عالم لدنی و مسلمان ازلی امام اول حضرت علیؓ سے لینا ضروری ہیں۔ چنانچہ حضرت جعفر صادقؒ کا یہ فرمان اصولِ کافی ص۱۱۷ ج۱ لکھنو پر موجود ہے۔

ما جاء به علی آخذه وما نهی عنه	جو احکام شرع علی لائے ہیں میں وہ لیتا ہوں اور جس سے
انتهی جری له من الفضل ما جری لمحمد	وہ روکیں رکتا ہوں آپ کا وہی منصب ہے جو محمدؐ کا ہے۔

سوال ۴۴ :- کیا خدا کی طرف سے پیدائشی عالم و فاضل شیعہ کے امام و معلم اول حضرت علیؓ کتاب اللہ اور شرع سیکھنے میں حضورؐ کے محتاج تھے؟ جمہور شیعہ اس کے منکر ہیں اور حضرت علیؓ کی توہین جانتے ہیں کیونکہ حضرت علیؓ کے علمِ لُدنی کا انکار اور جاہل و غیر مسلم ہونا لازم آتا ہے۔ خاتم المحدثین ملا باقر علی مجلسی لکھتے ہیں "کہ جب حضرت علیؓ پیدا ہوئے حضرت ابراہیمؑ و نوحؑ کے صحیفے حضرت موسیٰؑ کی تورات فرفر ایسے زبانی سنا دیں کہ ان پیغمبروں سے بھی زیادہ یاد تھیں جن پر نازل ہوئیں۔ پھر انجیل کی تلاوت کی اگر حضرت عیسیٰؑ حاضر ہوتے تو اقرار کرتے کہ یہ مجھ سے بہتر تورات اور انجیل کا عالم ہے پس وہ قرآن جو مجھ پر نازل ہوا سب پڑھ سُنایا بغیر اس کے کہ مجھ سے کچھ سنا، میں نے اس سے بات کی اس نے مجھ سے کی جیسے کہ پیغمبر اور اوصیاء ایک دوسرے سے کلام کرتے ہیں۔" (جلاء العیون ص۱۶۹)

جب حضرت علیؓ از خود قرآن کے حافظ و عالم تھے اور صاحب انجیل کی طرح صاحبِ قرآن سے بھی بڑے عالم ہوں گے تو آپ حضورؐ کے کسی بات میں قطعاً شاگرد و محتاج نہ بنے تو شیعی سلسلہ اسلام بواسطہ آئمہ براہِ راست (بلا واسطہ نبوت) خدا تک پہنچ گیا۔ اس حقیقت کے باوجود شیعہ

کا ایمان بالرسالت کا دعویٰ کیا سنگین جھوٹ اور فراڈ نہیں ہے؟

سوال ۴۵ :- کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول و فعل سے جو کچھ ظاہر ہوتا وہ مبنی بر حقیقت اور قابلِ تصدیق ہوتا تھا یا نہ اگر ہر فعل و ارشاد حقیقت کا ترجمان تھا تو شیعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقیہ کا الزام تشنیع کیوں لگاتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جو بات آپ نے ظاہر کی وہ حق نہ تھی جو کچھ دل میں چھپایا وہ حقیقت ہوتا تھا اس صورت میں نبوت کے ارشادات و اعمال سے یقین اُٹھ جائے گا۔ امام صادقؒ کا یہ فرمان کہ حضورؐ آیت بلغ ما انزل کے نازل ہونے سے پہلے کبھی کبھی تقیہ کرتے تھے۔ نیز یہ کہ حج کی احادیث مختلفہ تقیہ پر محمول ہیں۔ نیز حضرت علیؓ کی ولایت اور امامت کا حکم خدا پہنچانے میں لوگوں سے ڈرتے تھے اور خدا نے ڈانٹ کر تاکیدی وحی اتاری نیز یہ کہ لشکر اسامہؓ کو بھیجنے سے مقصود جہاد نہ تھا بلکہ مدینہ کو منافقوں سے خالی کرانا تھا تاکہ حضرت علیؓ کی خلافت میں کوئی نزاع نہ کر سکے ملاحظہ ہو: حیات القلوب ص۱۱۸ ج۲، ص۵۳۷ ج۲، ص۵۴۲ ج۲، ص۶۷۸ ج۲ وغیرہ۔ کیا نبوتِ محمدیؐ کا انکار کرنے کے لیے اس سے بہتر حربے بھی کسی فرقے کو سوجھے ہیں؟

سوال ۴۶ :- کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلقین اور رشتہ داروں کو رشتہ اسلام کی وجہ سے ماننا اور عزت کرنا احترام رسولؐ میں داخل اور ایمان بالرسالت کا شعبہ ہے کہ نہیں؟ اگر ہے تو شیعہ اسے صرف ۴ افراد میں منحصر کیوں سمجھتے ہیں؟ کیا ان چار کے سوا آپ نے کسی اور رشتہ دار اور قریبی کے متعلق کچھ مدح نہیں فرمائی یا اپنے عمل سے کسی کی توقیر و عزت میں اضافہ نہیں فرمایا۔ اگر جواب نفی میں ہے تو حضورؐ کی سب طرزِ زندگی اور بیسیوں ارشادات سے اعراض کر کے صرف چار حضرات کو چند فضائل کی بنا پر مستحق عزت جاننا کیا نبوت کا انکار اور حبِ مرتضوی میں غلو نہیں ہے؟ آخر کس اصول کی رُو سے ان کے حق میں چند مدحیہ ارشاداتِ رسولؐ واجب التسلیم ہیں اور بقیہ حضرات کے متعلق آپ کے دسیوں ارشادات اور عملی اعزازات قابل تسلیم نہیں ہیں؟

قرابتداران پیغمبر کے متعلق شیعی عقائد

سوال ۴۷ :- اگر اہلِ سنت کے سامنے شیعہ حضرات دوسرے رشتہ داروں کی عزت

کا انکار نہ کرسکیں تو بھلا اپنے عقیدہ کی رُو سے سچ سچ بتائیں۔ پیغمبرؐ کی صاحبزادیوں کا کیوں انکار ہے کہ العیاذ باللہ پیغمبرؐ سے رشتہ ابوت کاٹ کر ایک مجہول کو والد بناتے ہیں۔ حضورؐ کے ننھے صاحبزادوں کی نواسوں کی طرح محافلِ ذکرِ خیر کیوں منعقد نہیں ہوتیں۔ امہات المومنین ازواجِ مطہراتؓ کو اہلِ بیتِ نبوی اور گھرانہ رسول سے کیوں خارج کیا جاتا ہے امّ المومنین حضرتِ عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت امِ حبیبہؓ دختر ابوسفیانؓ و خواہر معاویہؓ وغیرھا سے کیوں شدید دشمنی اور ان پر تبرا بازی ہے حضورؐ کی سگی پھوپھی حضرتِ صفیہؓ خواہر سید الشہداء حضرت حمزہؓ اور آپ کے صاحبزادے زبیرؓ بن العوام سے کیوں نفرت اور ان کے ذکرِ خیر سے چڑ ہے۔ آپؐ کے دوہرے داماد ذوالنورین عثمانؓ بن عفان اور حضرت ابوالعاصؓ زوج زینبؓ سے کیوں دشمنی ہے۔ آپؐ کے مکرم چچا حضرت حمزہؓ سے "سید الشہداء" کا تمغہ نبوی کیوں چھین کر حضرت حسینؓ بن علیؓ کو دے دیا گیا۔ آپ کے محترم چچا حضرت عباسؓ کو کیوں ضعیف الایمان ذلیل النفس، خوار (حیات القلوب ص۶۱۸ ج۲) کے الفاظ سے گالیاں دی جاتی ہیں۔ آپؐ کے چچا زاد بھائی حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ حبر امّت و ترجمان القرآن کی امانت و دیانت پر کیوں حملہ کیا جاتا ہے (رجال کشی ص۳۵) ان دونوں باپ بیٹے کے متعلق یہ آیت کیوں پڑھی جاتی ہے "جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا اور زیادہ گمراہ ہے" —— (حیات القلوب ص۶۱۸) والد کی طرح محترم حضورؐ کے مثالی خسروں، حضرت ابوبکر و عمر و ابوسفیان رضی اللہ عنہم جیسے عظیم مسلمانوں سے کیوں شدید دشمنی ہے اور ان پر لعنت (العیاذ باللہ) بھیجی جاتی ہے۔ اسی طرح آپ کے سالوں، سالیوں، خوشدامنوں بلکہ ابوالعاصؓ و عثمانؓ کی اولاد (عبداللہؓ، علیؓ، امامہؓ) نبیؐ کے نواسوں سے بھی نفرت کی جاتی ہے۔ حضورؐ کا بہن بھائی کوئی نہ تھا اگر ہوتا تو چچا زاد بھائی سے افضل مقام یقیناً ان کو ملتا اور شیعہ کا ان پر مشتعل ہونا یقینی تھا بظاہر والدین پیغمبرؐ کا احترام کرتے ہیں۔ مگر یہ بھی شیعہ کی روایاتِ صحیحہ کے خلاف ہے حضرت علیؓ نے حضورؐ سے رشتہ فاطمہؓ مانگتے وقت فرمایا تھا:

وان اللہ ھدانی بک وعلی یدیک و	اللہ نے مجھے آپ کے ذریعے آپ کے ہاتھ پر ہدایت
استنقذنی ما کان علیہ اٰبائی واعمامی	دی اور مجھے اس گمراہی اور شرک سے چھڑا لیا

من الحیرۃ والشرک۔	جس پر میرے باپ دادے اور چچے (حضورؐ
(کشف الغمہ ص۴۸ ج۱ و جلاء العیون ص۱۱۵ وغیرہ)	کے والد) تھے۔

ذرا بتلائیے پیغمبرِ خدا کے رشتہ داروں سے شیعہ کی دشمنی میں کوئی شک و شبہ رہ جاتا ہے؟

سوال ۴۸:۔ ذرا غور سے سچ سچ بتلائیں، شیعہ کے دینی پیشوا کسی ذاکر و مجتہد کے مندرجہ بالا سب رشتہ دار زندہ یا مُردہ ہوں اور مسلمان ہوں کیا ان کی بدگوئی اور تبرا بازی کو وہ ذاکر و مجتہد سن کر برداشت کرے گا؟ یا ان کی عام بدگوئی سے اس ذاکر و مجتہد کی ہتکِ عزت نہیں ہوگی؟ کیا وہ ذاکر اپنے قریبی رشتہ داروں کے بدگو اور لاعن پر غم و غصہ کا اظہار نہ کرے گا اور اسے اپنا دشمن نہ سمجھے گا۔ اگر سب امور کا جواب اثبات میں ہے تو کس قدر غضب کی بات ہے کہ ایک شیعہ اپنے فاسق و بے دین پیشواؤں کے رشتہ داروں کا گلہ نہیں سُن سکتا نہ وہ برداشت کر سکتے ہیں کہ ان کی ہتکِ عزت ہوتی ہے ایسا شخص ان کا شدید دشمن ہے مگر وہ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں، بیٹیوں، دامادوں، خسروں، پھوپھیوں، چچاؤں، ماموں اور سب رشتہ داروں پر معاندانہ حملے کرتا ہے اور تبرے بکتا ہے۔ فضائل اور ذکرِ خیر کو دباتا ہے یہ کام اس کے نزدیک کفر کے بجائے عین اسلام، توہین کے بجائے عزتِ رسول ہے اور ایسا تبرائی خواہ چور، اچار اور مے نوش ہی کیوں نہ ہو۔ پیغمبر اسلام کا دشمن نہیں دوست و محب کہلائے گا —— والعیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ) کیا شیعہ کے دشمنِ رسول اور موذی رسول ہونے میں کوئی شک ہے؟ کہ ایک ذاکر و مجتہد جتنا اکرام بھی آپؐ کا نہیں کر سکتے۔

سوال ۴۹:۔ اب آئیے اہل بیت مرتضویؓ کے گھر میں۔ ذرا بتلائیے۔ سیدنا علی المرتضیٰؓ کی کتنی اولاد ہوئی۔ ۳۵ عدد تک مذکر و مؤنث اولاد علماء انساب نے لکھی ہے۔ ۱۵ صاحبزادیاں بتائی گئی ہیں جو اولاد اور شوہروں والی بنیں۔ اس پاکیزہ گھرانہ میں کن کن افراد سے آپ کو اُلفت و عقیدت ہے کیا حضرات حسنینؓ، زینبؓ و امّ کلثومؓ کے سوا اور کسی کا نام بھی مجالس میں لیا کرتے ہو اور لوگوں میں ان کی تشہیر کرتے ہو اگر نہیں تو کیا وہ حضرت علیؓ کے مذہب سے پھر گئے تھے یا ان کے نام حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ وغیرہ

صحابہ کرامؓ کے نام پر بنتے آخر کوئی وجہ تو ہے کہ شیعہ کے شہیدِ ثالث نوراللہ شوستری نے اولادِ واحفادِ علیؓ سے جل کر یہ رباعی لکھی ہے۔ (مجالس المومنین ص۲۴۶ مطبوعہ ایران)

اذا العلوی تابع ناصبیاً　　بمذھبنا ھو من ابیہ
وکان الکلب خیرامنہ طبعاً　　لان الکلب طبع ابیہ فیہ　　(والعیاذ باللہ)

جب حضرت علیؓ کی اولاد سُنی مذہب والے کی تابعداری کرے تو وہ اپنے باپ کا جنا ہوا نہیں ہے اس سے تو کتا بھی خاندانی طور پر بہتر ہے کیونکہ کتے میں اپنے باپ کی عادت تو پائی جاتی ہے۔ اگر یہ لفظ ہم شوستری پر بول دیں تو کیا متعہ خانہ سے لے کر امام باڑے تک ہمارے خلاف جلوس نہ نکل پڑے گا۔

سوال ۵۰: کیا جگر گوشہ رسول، سیدالامۃ مصلح اعظم حضرت حسن المجتبیٰؓ سے بھی کچھ نفرت اور دشمنی شیعہ کو نہیں ہے؟ ورنہ حضرت حسینؓ کی طرح خاص محفل ذکر و ماتم حضرت حسنؓ کے لیے عام شیعہ کیوں نہیں کرتے۔ آپ کا صلح بامعاویہؓ کا کارنامہ اور شیعہ کے منتقل ہو کر قاتلانہ حملے کا ذکر کیوں نہیں کرتے آپ کے فضائل خاصہ کی تشہیر کیوں نہیں کرتے آپ کو لاولد ابتر کیوں کہتے ہیں۔ امامت آپ کی اولاد میں کیوں نہیں مانتے، آپ کی اولاد کو واقعی سیّد کیوں نہیں مانتے۔ علامہ کلینی نے کافی ج ۴ کتاب الزیارات میں دیگر ائمہ اہل بیت کی طرح آپ کی قبر در مدینہ اور صلاۃ و سلام کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں کہ آپ نے خلافت حضرت معاویہؓ کو دے دی اور برسرعام بیعت کر کے مذہب شیعہ کی جڑیں کاٹ دیں جو آج تک نہتر شہدا کربلا کے خون سے آبیاری کے باوجود پنپ نہ سکا۔

منصبِ نبوّت و ہدایت کا ایک گونہ انکار

سوال ۵۱: شیعہ کے دعوٰی حُبِ آلِ رسولؐ کی یہ حقیقت معلوم ہو چکنے کے بعد اگر کوئی شخص یہ کہے کہ بانیانِ تشیع نہ صحابہ کرامؓ کے کچھ لگتے تھے نہ رسولؐ و اہل بیت رسولؐ کے محب تھے صرف چار حضرات کی محبّت کا دعوٰی کر کے پورے اسلام کو ختم کرنا۔ صحابہؓ و اہل بیتؓ کے گھر گھر اور ایک ایک فرد کے درمیان نفاق و دشمنی کو مشہور کرنا تھا تاکہ حضرت محمدؐ رسول اللہ

کی تعلیم و تربیت کی ناکامی آشکارا کر کے قرآن پاک اور دعوٰی نبوت کی تغلیط ذہنوں میں بٹھا دی جائے۔ کیا ایسے شخص کی بات غلط ہو گی؟ دلائل سے واضح کریں۔

سوال ۵۲: قرآن پاک میں حضور علیہ السلام کو مبشّر، نذیر، ہادی، داعی الی اللہ، سراج منیر، رؤف رحیم، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین، سب لوگوں کی طرف مرسل، مطاع مبین وغیرہا اوصاف سے نوازا اور یہ اسناد دے کر آپ کو پیغمبر، معلّم، مزکّی، رہبر خلائق کی حیثیت سے بھیجا گیا ہے۔

اتنے عظیم الشان امام الانبیاء و معلم الکائنات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کتنے لوگوں کو مسلمان کیا، قرآن و حکمت کی تعلیم دی، کتنوں کا تزکیۂ نفس کیا، کتنے گُم گشتگان کو خدا سے ملایا، تعلیم و تربیت کے کیا انمٹ نقوش چھوڑے اور پھر دُنیا سے کوچ فرمایا؟ چند ہی لوگوں کے نام تبلائیے۔ اگر بواسطہ علیؓ تین چار حضرات کے علاوہ کسی کا نام نہیں لے سکتے کیونکہ دعوتِ ایمان و اتباع کو وسیع ماننے سے شیعہ مذہب کا خاتمہ ہو جائے گا تو کیا بلاواسطہ حضورؐ کے ہاتھ پر دس صحابہؓ کو بھی کامل مومن و مسلمان نہ ماننا انکار پیغمبر کے مترادف نہیں ہے؟

سوال ۵۳: جن چار حضرات کو صحابیؓ رسول مان کر مومن تسلیم کیا اس میں بھی دھوکہ بازی ہے کیونکہ وہ حضرات حسب شیعہ اعتقاد شاگرد علیؓ ہونے کی وجہ سے مومن تھے۔ حضورؐ نے تو حضرت علیؓ کا مدرسہ ان کو بتایا تھا جیسے کشف الغمہ ص۱۷۹ پر ہے۔ صحابہؓ میں زاہدوں کی جماعت جیسے ابوالدرداءؓ، ابوذرؓ، سلمان فارسیؓ۔ یہ سب حضرت علیؓ کے شاگرد تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے راہنمائی پا کر حضرت علیؓ کی پیروی کی۔"

نیز وہ چار حضرات کامل الایمان و تابعدار نہ تھے۔ کتاب اختصاص میں بسند معتبر حضرت صادقؒ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اے سلمانؓ تیرا علم مقدادؓ کو بتایا جائے تو وہ کافر ہو جائے اور اے مقدادؓ اگر تیرا علم سلمانؓ کو بتایا جائے تو وہ کافر ہو جائے (حیات القلوب ص۶۳۳ ج۲، ص۶۷۶ ج۲)

شیخ کشی نے بسند حسن امام محمد باقرؒ سے روایت کی ہے کہ تین کے سوا سب صحابہ کرامؓ بعد وفاتِ رسولؐ مرتد ہو گئے۔ سلمانؓ، ابوذرؓ، مقدادؓ۔ راوی نے حضرت عمارؓ کا پوچھا تو حضرت

نے فرمایا اس نے بھی کچھ میلان بسوئے کفر یعنی بیعتِ صدیقؓ کیا مگر جلدی بدل گیا۔ پھر فرمایا اگر تو ایسا چاہتا ہے جس نے کوئی شک نہ کیا ہو اور اسے شبہ نہ پڑا ہو تو وہ مقداد ہیں۔ حضرت سلمانؓ کے دل میں یہ شبہ بیٹھ گیا تھا کہ امیرالمومنینؓ کے پاس اسم اعظم ہے اگر وہ منہ سے نکالیں تو زمین منافقوں کو نگل لے پس آپ کیوں اس طرح ان کے ہاتھوں مظلوم ہو چکے ہیں (اس شبہ کی آپ کو سزا بھی ملی) رہے ابوذرؓ تو حضرت امیرؓ نے ان کو حکم دیا تھا کہ وہ چپ رہے مگر وہ ملامت کی پرواہ کئے بغیر اپنے موقف سے نہ ہٹا اور حضرت کی بات قبول نہ کی۔ الخ۔

(حیات القلوب ص ۶۷۶ ج ۲)۔ انصاف سے بتائیے کیا درج ذیل آیت میں مذکور حضورؐ کے تمام مناصب کا شیعہ سے انکار نہیں کر دیا؟۔

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین (آل عمران ع ۱۷)

بلاشبہ اللہ نے مومنوں پر بڑا ہی احسان کیا جبکہ ان میں انہی میں سے ایک عظیم پیغمبر بھیجا جو ان کو خدا کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انکو ہر قسم کی برائی سے پاک کرتا ہے اور کتاب سکھاتا ہے اور حکمت (سنت نبوی) سکھاتا ہے اگرچہ اس سے پہلے وہ گمراہی میں تھے۔

سوال ۵۴:- ہر چیز کی صحبت رنگ لاتی ہے برے کی محفل میں برائی کا، نیک کی محفل میں نیکی کا اثر بالمشاہدہ محسوس ہوتا ہے۔ فرمائیے! صحبت رسولؐ اور تربیت پیغمبرؐ میں کیا خامی تھی کہ بیس، تیئیس سال تک ہمہ وقت آپ کی خدمت میں رہنے والوں اور قریبی رشتہ داروں پر بھی ایمان، اخلاص اور اعمال کا رنگ نہ چڑھا۔

قرآن پاک کے متعلق شیعی عقیدہ

سوال ۵۵:۔ حیات القلوب، اصولِ کافی وغیرہ کتب شیعہ میں یہ صراحت ہے:

"حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے وفات رسول کے بعد تمام قرآن پاک جمع کیا کیسہ میں ڈالا، مہاجرینؓ و انصارؓ کے مجمع میں مسجد میں لے آیا.... جب اس قرآن میں اس قوم کے منافقوں کے کفر و نفاق کے متعلق آیات تھیں اور خلافت علیؓ و خلافت اولادِ علیؓ کی اس میں صراحت

تھی عمرؓ نے اسے قبول نہ کیا۔ سید اوصیاؑ ناراض ہو کر حجرہ پاک میں واپس ہو گئے اور فرمایا اس قرآن کو تم پھر قائم آلِ محمدؐ کے ظاہر ہونے تک نہ دیکھ سکو گے"۔ شیعہ کا یہی وہ اصل قرآن ہے جو اماموں سے ہوتا ہوا امام غائب کے پاس ہے۔ ذرا واضح کریں کہ حضرت علیؓ پر یہ بہتان عظیم نہیں کہ حضرت عمرؓ کے انکار پر قرآن چھپا دیا اور خلقِ خدا کو ہدایت سے محروم کر دیا جب کہ کتاب اللہ کو چھپانا اور ہدایت سے اُمت کو محروم کرنا قرآن میں بہت بڑا جرم بتایا گیا ہے (البقرہ)

سوال ۵۶:۔ کیا اس سے یہ بھی واضح نہ ہو گیا کہ شیعہ اس موجودہ قرآن کو صحیح نہیں مانتے ناقص اور محرف بدلا ہوا مانتے ہیں اور کیا یہ بھی معلوم نہ ہو چکا کہ اس قرآن میں شیعہ کی تائید میں کچھ بھی نہیں حتیٰ کہ مسئلہ امامت بھی نہیں، اب جو شیعہ عوام کو دھوکہ دینے کے لیے اپنے مسئلوں پر قرآن پڑھتے ہیں وہ قرآن پاک سے تمسخر اور اس پر ظلم کرتے ہیں۔

سوال ۵۷:۔ کیا شیعہ کو یقین ہے کہ ان کا مذہب واقعی وحی الٰہی کے مطابق ہے تو ذرا مندرجہ ذیل حدیث کا مطلب سمجھائیں"۔ امام جعفر صادقؒ نے شاگرد زرارہ سے کہا کہ تو میرے اور میرے باپ کے اختلافی احکام سے دل تنگ نہ ہونا۔ جب تمہیں ابوبصیر ہمارے حکم کے خلاف سنائے۔ خدا کی قسم ہم نے اپنی اور تمہاری طاقت کے موافق تم کو متضاد مسئلے بتلائے ہیں۔ ہر بات کا ہمارے پاس ہیر پھیر ہے اور کئی معنی ہیں جو حق ہیں۔ یہاں تک فرمایا تم مانتے جاؤ اور معلوم ہمارے حوالے کرو۔ ہمارے اور اپنے اقتدار اور آزادی کا انتظار کرو۔ پھر جب ہمارا قائم اٹھے گا اور ہمارا متکلم (مہدی) بولے گا تو وہ تم کو از سر نو قرآن، شریعت اور احکام و فرائض کی ٹھیک اسی طرح تعلیم دے گا جیسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ نے اتارے۔ کیونکہ آج اگر تم پر اصل دین ظاہر کر دیا جائے تو تمہارے سمجھ دار بھی بالکل انکار کر دیں گے۔ تم اللہ کے دین اور اس کے طریقے پر ثابت نہ رہو گے حتیٰ کہ تم پر تلوار رکھی جائے (اصلی اسلام کے ضائع ہونے کی وجہ یہ ہے) کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد لوگ پہلی امتوں کے نقش قدم پر چلے تو انھوں نے دین میں تغیر و تبدل اور کمی بیشی کر دی:

فما من شیئ علیہ الناس الیوم الا وھو منحرف عما نزل بہ الوحی۔

آج کوئی چیز ایسی نہیں جس پر سب لوگ (سنی شیعہ) عمل کرتے ہیں مگر وحی الٰہی کے برخلاف ہے۔

پس اے زرارہ تجھ پر اللہ رحم کرے ہم جو کہیں مانتے جاؤ تا آنکہ وہ ہستی آجائے جو تم کو از سرِ نو اللہ کا صحیح دین پڑھائے (رجال کشی ص۹۳ ، مجالس المؤمنین ص۳۴۵)

کیا اس سے یہ کھل کر معلوم نہ ہو چکا کہ امام باقرؒ و جعفرؒ نے بھی ہیر پھیر سے کام لیا۔ صحیح دین خدائی وحی والا لوگوں کو نہ بتایا یا شیعہ کے پاس جو کچھ ہے وہ بھی وحی الٰہی کے برخلاف ہے۔ صحیح دین صرف حضرت مہدی پیش کریں گے؟

توہینِ اہلِ بیتِ کرامؓ

سوال ۵۸ : جلاءالعیون وغیرہ شیعہ تاریخوں میں ہے "کہ ان کافروں نے (صحابہ کرامؓ۔ العیاذ باللہ) حضرت امیرؓ کے گلے میں رسی ڈالی اور مسجد کی طرف (برائے بیعتِ ابوبکرؓ) گھسیٹ کر لے گئے۔ جب حضرت کے گھر سے گزرے تو حضرت فاطمہؓ نے روکا۔ قنفذ نے بروایت دیگر حضرت عمرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو تازیانہ مارا پھر بھی آپ نے ہاتھ نہ اٹھایا۔ حتیٰ کہ انھوں نے دروازہ حضرت پر گرا دیا اور دانت اور پسلیاں آپ کی توڑ دیں جو آپ کے بطن میں محسن نامی فرزند تھا اسے شہید کر دیا اور وہ کچا گر گیا۔ فاطمہؓ اسی ضرب سے دنیا سے رخصت ہوئیں ... پھر حضرت علیؓ کو مسجد میں کھینچ لائے وہ جفاکار آپ کے پیچھے تھے کوئی بھی مدد نہ کرتا تھا۔ سلمانؓ، ابوذرؓ، مقدادؓ، عمارؓ، بریدہؓ فریاد کر رہے تھے کہ تم نے کتنی جلد خیانت کی (اسی سلسلہ میں ہے) کہ انھوں نے ہر چند کوشش کی کہ حضرت دستِ بیعت بڑھائیں آپ نے ہاتھ لمبا نہ کیا پس اُنھوں نے حضرت کا ہاتھ پکڑا، ابوبکرؓ نے اپنا منحوس ہاتھ لمبا کر کے حضرت کے ہاتھ تک پہنچا دیا (شرطِ بیعت پوری ہوئی)" (جلاءالعیون ص۱۴۵۔ بلفظہٖ) کیا یہی وہ شیعہ کا مایہ ناز لٹریچر اور مظالم کی تاریخ ہے جس پر ان کے واعظ و موسیقار ہزاروں روپے وصول کرتے ہیں؟ کیا اس میں شیرِ خدا کی انتہائی تذلیل اور توہین نہیں ہے؛ حضرت خاتونِ جنتؓ کی ناگفتہ بہ توہین نہیں۔ ایسے مواقع پر چوڑے چمار بھی جان قربان کر دیتے ہیں مگر سیدہؓ کے مثالی خاوندؓ کی غیرتِ ایمانی اور اور شجاعت شیری نامعلوم کہاں غائب ہو گئی تھی کیا اس میں ان پانچ صحابہ مومنینؓ

کی انتہائی توہین نہیں جو اپنے امامؓ کا یہ ہولناک تماشہ دیکھ کر واویلا تو کر رہے ہیں مگر شیرِ خدا مشکل کشا، مددگار شیعان کی امداد نہیں کرتے جس بیعتِ صدیقؓ کے انکار کے لیے یہ داستان بکر یہ تراشی ہے وہ بالآخر ہو ہی گئی کیا اس سے یہ معلوم نہ ہو گیا کہ حضرت عمرؓ کو بدنام کرنے کے لیے شیعہ حضرات اہل بیتؓ کی عزت و توقیر کو بھی قربان کر دیتے ہیں؟

سوال ۵۹ : کیا شیعہ کے بیشتر آئمہ باندیوں کی اولاد ہیں؟ ذرا نمونہ ملاحظہ ہو۔

۱۔ حضرت زین العابدین شہربانو، ایرانی باندی کے بطن سے تھے۔ جلاءالعیون ص۴۹۷۔

۲۔ موسیٰ کاظم کی ماں باندی تھی جس کا نام حمیدہ بربریہ یا اندلسیہ تھا۔ 〃 〃 ص۵۲۴۔

۳۔ علی بن موسیٰ رضا کی ماں باندی تھی جس کا نام نکتم یا اروی وغیرہ تھا۔ 〃 〃 ص۵۴۳۔

۴۔ امام تقی کی ماں باندی تھی اس کا نام سکینہ یا خیزران وریحانہ تھا۔ 〃 〃 ص۵۶۰

۵۔ امام علی نقی کی ماں باندی تھی جس کا نام سمانہ مغربیہ تھا۔ 〃 〃 ص۵۷۴۔

۶۔ امام حسن عسکری کی ماں باندی تھی جس کا نام حدیث یا سلیل تھا۔ 〃 〃 ص۵۷۴۔

۷۔ لونڈیوں کی منڈی میں ایک باندی کہتی تھی ہائے میری عفت کا پردہ چاک کر دیا گیا... حضرت حسن عسکری کے خادم اسے خرید لائے آپ غائبانہ اس کی تعریف کر رہے تھے امام کی بہن حلیمہ خاتون نے اسے گود میں لیا اور بحکم امام اسے اسلام اور واجباتِ شرع سکھائے (کیونکہ یہ پہلے مجوسیہ اور مشرکہ تھی اہل سنت کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئی۔) یہ امام حسن عسکری کی بیوی اور امام العصر کی ماں ہیں (جلاءالعیون ص۵۸۲، ۵۸۳)

فرمائیے! کیا سادات کی مستورات ختم ہو گئی تھیں یا ان کا حسن و جمال نہ تھا کہ اماموں نے باندیوں سے گھر کو رونق دیکر امام زادے جنوائے اور ان کے نسب میں دنیوی داغ لگایا؟

یا کیا شیعوں نے اپنے آبا اصلی ایرانیوں کو آئمہ کا نانا ثابت کرنے کے لیے یہ حربے کھیلے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ننھیالی رشتہ کاٹ کر دم لیا۔ (سبحان اللہ)

سوال ۶۰ : شہادت تو غیر اختیاری چیز ہے اور اللہ کے قبضے میں ہے۔ خود زہر کھا کر مصنوعی شہادت بنانا کیا خودکشی اور حرام نہیں ہے۔ پھر آئمہ جان بوجھ کر کیوں زہر کھاتے تھے۔ ملاحظہ ہو:

۱۔ حضرت حسنؓ کی زہر خورانی کا قصہ بھی اسی مصنوعی شہادت کے لیے اختراع کیا گیا ہے۔ (مؤلف)

۲۔ امام موسیٰ جعفر کے سامنے جب زہریلا کھانا رکھا گیا تو جانتے ہوئے یہ دُعا کی اے اللہ اگر آج سے پہلے میں یہی کھانا کھاتا تو اپنی ہلاکت میں معین (خودکشی کا مرتکب) ہوتا۔ آج میں یہ کھانا کھانے میں مجبور و معذور ہوں جب وہ کھانا کھایا تو زہر سے بخار رہا اور انتقال فرما گئے۔

(جلاء العیون ص۵۳۱)

۳۔ حضرت موسیٰ کاظم نے زہر آلود کھجوریں کھائیں، خادم نے کہا اور کھائیں۔ حضرت نے فرمایا جو کچھ میں نے کھایا اس سے تیرا مطلب پورا ہو جائے گا۔ زیادہ کی حاجت نہیں۔ (ایضاً ص۵۴۴)

۴۔ حضرت علی نقی کو ان کی بیوی ام الفضل نے زہریلے انگور دیئے آپ نے جب وہ کھائے اور حالت غیر ہو گئی وہ رونے لگی تو فرمایا اے ملعونہ ابھی تو نے مجھے مارا ہے اب روتی ہے؟ (جلاء العیون ص۵۶۵)

۵۔ مامون رشید نے امام رضا سے اصرار کیا کہ میرے سامنے یہ انار کھائیں اس کے اصرار اور جبر سے آپ نے چند ڈلیاں کھائیں۔ ایک رات گزار کر صبح ریاض رضوان میں انتقال فرما گئے۔ (جلاء العیون ص۵۵۴)

۶۔ حضرت حسن عسکری نے زہر کھا کر وفات پائی۔ (جلاء العیون ص۵۷۶)

واضح رہے اصول کافی کی تصریح کے مطابق امام اپنے اختیار سے مرتا جیتا ہے وہ عالم الغیب اور کھانے کی ماہیت سے واقف ہوتا ہے دھوکے سے اسے کوئی زہر نہیں کھلا سکتا۔ کیا شیعہ نے مصنوعی شہادت ظاہر کرنے کے لیے اپنے آئمہ پر خودکشی کے الزامات نہیں لگائے؟

فضائل خلفائے راشدینؓ

سوال ۶۱:۔ ذرا بتلائیں مقام نصرت میں اللہ تعالےٰ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو "صاحبہ" پیغمبر کا ساتھی فرما کر آپ کی افضلیت کو نمایاں نہیں کر دیا کیا کسی اور کا بھی اللہ تعالیٰ نے اس مدحیہ لفظ سے قرآن پاک میں ذکر فرمایا ہے جیسے سورت توبہ رکوع ۶ میں اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا ہے پیغمبر اپنے ساتھی سے کہتا تھا (میرا) غم نہ کھا۔ اللہ تعالیٰ

ہمارے ساتھ ہے۔

سوال ۶۲:۔ فرمائیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری ایام مرض میں جب آپؐ مسجد نہ جا سکتے تھے۔ آپؐ کا مصلےٰ خالی رہا یا کسی نے بامر پیغمبر نمازیں پڑھائیں؟ اگر پڑھائیں تو کس بزرگ نے۔ کیا دنیا کی کسی کتاب میں حضرت علیؓ کے بھی مصلےٰ نبویؐ پر نماز پڑھانے کا ذکر ہے اگر نہیں ہے اور تاریخ و سیرت کتب شیعہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی کا نام بتاتی ہیں تو پھر آپ کو کیوں ضد ہے؟ انھیں خلیفہ بلافصل کیوں تسلیم نہیں کرتے، کیا حضورؐ کا فیصلہ اور عمل نص جلی سے کم ہے؟

سوال ۶۳:۔ اگر بقول متعصب ملا باقر علی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ از خود نمازیں پڑھانے لگے تو صحابہؓ رسولؐ نے اس پر واویلا کر کے ان کو پیچھے کیوں نہ ہٹایا؟ آج جب کسی معمولی واعظ و امام کے منبر و مصلےٰ پر دوسرا جرأت نہیں کر سکتا نہ مقتدی اسے تسلیم کرتے ہیں تو امام الانبیاؐ کے مصلےٰ پر خلاف مرضی کیسے ایک شخص قابض ہو گیا۔ کسی نے مخالفت نہ کی، نہ امام الانبیاؐ نے کچھ ڈانٹ ملامت کی اگر ایسا کچھ ذرا بھی ہوتا تو متواتر منقول ہوتا۔

سوال ۶۴:۔ کیا صدیق اکبرؓ کے بجائے خلیفہ بلافصل حضرت علی المرتضیٰؓ بنتے تو شیعہ عقائد کی رُو سے آپ کو کامیابی ہوتی؟ ذرا غور کریں شیعہ عقائد میں حضرت علی المرتضیٰؓ صحابہ کرامؓ کے دل میں بسنے والے محبوب اور ہر دلعزیز ہرگز نہ تھے سب لوگوں کو آپ سے حسد اور دشمنی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے ڈر کی وجہ سے فضائل مرتضیٰؓ صراحتہً بیان نہیں فرماتے تھے اور مسئلہ امامت کو تاکید وحی کے باوجود بیان نہ کرتے تھے تاکہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں حتیٰ کہ اللہ پاک کو "بلغ ما انزل الیک" سے تہدید دینی پڑی اور تبلیغ رسالت کی نفی کا حکم لگایا۔ (حیات القلوب وغیرہ)۔ بالفرض آپ اگر چند ساتھیوں کی بیعت سے خلیفہ بن جاتے تو عام پبلک دشمنی کی وجہ سے آپ کی مطیع نہ ہوتی، آپ جنوں اور ملائکہ کی مدد سے لشکر کشی کرتے تو پوری امت کا صفایا ہو جاتا۔ اللہ کی تقدیر میں اُمت کی فلاح و نجات اسی میں تھی کہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنھم بالترتیب خلیفہ ہوں اندرونی مخالفت کا تصور ہی نہ ہو مسلمان سب دُنیا کو فتح کر کے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو

جائیں اگر عہد رابع میں منافقانہ سازش سے اسی ہزار مسلمان کام بھی آئیں تو مجموعی طور پر ان کی قوت مضمحل نہ ہو۔ "اِنّ ربّک علیم حکیم"۔

سوال ۶۵ :- ذرا انصاف سے بتلائیں کیا حضرت علی المرتضیٰ اور حسنینؓ کا حضرت عمر فاروقؓ نے پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر کیا تھا اور کیا آپ نے قبول فرمایا تھا اگر جواب اثبات میں ہے تو آپ کی فتوحات جہاد اور خلافت راشدہ برحق ہوئی کیونکہ آئمہ حرام خوری اور مفاد پرستی سے بالا تھے۔ حضرت شہر بانو کی آمد اور حضرت حسینؓ سے نکاح اسی قبیل سے ہے۔ جو کتب شیعہ میں مشہور ہے۔

سوال ۶۶ :- کیا حضرت علیؓ خلافت فاروقیؓ میں مشیر تھے اور کئی مشورے نہج البلاغۃ میں مذکور ہیں۔ کیا آپؓ دور ثانی میں جج بھی تھے۔ کیا آپؓ کئی امور میں حکومت کے ساتھ تعاون بھی کرتے تھے اور حکومت آپؓ کو مالی وظیفہ دیتی تھی اگر یہ تاریخ سے ناقابلِ انکار حقائق ہیں تو عمرؓ برحق خلیفہ تھے۔ ظالم و جابر ہرگز نہ تھے کیونکہ عامل بالقرآن علیؓ ظالموں کے معاون اور ان کے ہم مشرب و ہم کاسہ نہ بن سکتے تھے۔ ارشاد خداوندی ان کے سامنے تھا۔

ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار   ظالموں کی طرف تم جھکو بھی نہیں ورنہ تم کو آگ گھیرے گی۔

سوال ۶۷ :- کیا حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کے لاثانی داماد اور سیدہ ام کلثوم بنت فاطمہؓ کے شوہر تھے، اگر آپ کو انکار ہے تو کیا تسلیم کرنے والے مندرجہ ذیل شیعہ علما آپ سے کم تر جانتے تھے یا ان میں انصاف کا کچھ شائبہ تھا؟

۱۔ صاحبِ کافی نے کن گندے لفظوں میں اس حقیقت کو ادا کیا ہے :-

ان ھذا اول فرج غصبناہ   یہ پہلی شرمگاہ ہے جو ہم سے چھین لی گئی۔

۲۔ علامہ شوستری لکھتے ہیں "اگر نبی دختر بعثمان داد ولی دختر بعمر فرستاد" اگر نبیؐ نے دختر عثمانؓ کو دی تو حضرت علیؓ نے عمرؓ کو دے دی۔

۳۔ علامہ ابوجعفر طوسی الاستبصار ص۱۸۵ میں فرماتے ہیں "جب حضرت عمرؓ فوت ہو گئے تو حضرت علیؓ ام کلثوم کو عدت گذارنے کے لیے گھر لے آئے۔ نیز تہذیب میں یہ روایت

کی ہے کہ ام کلثوم بنت علی علیہ السلام اور ام کلثوم کا بیٹا زید بن عمرؓ بن الخطاب ایک ہی ساعت میں مدفون ہوئے اور یہ معلوم نہ ہو سکا کہ پہلے کون مرا پس ایک دوسرے کا وارث نہ ہوا۔

۴۔ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ المتوفی ۴۵۵ھ نے شافی میں لکھا ہے کہ حضرت امیر نے اپنی بیٹی کا نکاح بطیبِ خاطر نہیں کیا بلکہ یہ عقد بار بار کی درخواست پر ہوا۔ نکاح تو بہر حال ہو گیا۔ اگر حضرت عمرؓ مومن نہ تھے تو حضرت علیؓ نے اپنی لختِ جگر سے ظلم کیا اور ناجائز کام کرایا؟

سوال ۶۸ :- کیا یہ تاریخی حقیقت نہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ تین دن، تین راتیں بدستور حضرت عثمانؓ و علیؓ کے انتخاب کے سلسلے میں متفکر رہے گھر گھر جا کر لوگوں سے پوچھا، پردہ دار خواتین سے بھی رائے لی بالآخر مسجد نبوی میں ہزاروں صحابہ کرامؓ کے سامنے حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور فرمایا "حضرت عثمانؓ کے برابر لوگ کسی اور کو نہیں جانتے" تبھی تو اس حقیقت کا اظہار حضرت مقدادؓ نے بقول شیعہ ان الفاظ سے کیا ہے کہ لوگوں نے عزت خاندانِ اہل بیت سے پائی مگر سب نے اتفاق کر لیا کہ خلافت ان کے بجائے دوسروں کو ملے۔ (حیات القلوب ص ۲۷۶/۲)۔ فرمائیے جنت و رضا کی سندیں پانے والے تمام مہاجرین و انصار کا حضرت عثمانؓ پر اتفاق آپ کے حضرت علیؓ سے افضل ہونے پر شاہد و برہان نہیں اور اس بھرے مجمع میں حضرت علیؓ کا بیعتِ عثمانؓ کر دینا آپ کی خلافت حقہ پر مہر تصدیق نہیں؟ نہج البلاغہ کے یہ الفاظ بھی اسی روش و بیعت کا پتہ دیتے ہیں۔ "وان ترکتمونی فانا کاحدکم ولعلی اسمعکم واطوعکم لمن ولیتموہ امرکم"۔ اگر تم مجھے خلیفہ نہ چنو گے تو میں تمہاری طرح رعایا کا ایک فرد ہوں گا اور شاید میں تم سے زیادہ مطیع اور فرماں بردار اس خلیفہ کا ہوں گا جسے تم خلافت کے لیے چنو گے۔

سوال ۶۹ :- کیا دامادِ رسول ہونا ایک شرف و اعزاز ہے اگر ہے اور واقعی ہے تو حضرت عثمانؓ حضورؐ کے دوہرے داماد، ذوالنورین سے ملقب، کیسے حضرت علیؓ سے افضل نہ ہوں جبکہ حضرت علیؓ نے ان کو خود فرمایا "ونلت من صہرہ مالم ینالا"۔ (نہج البلاغہ) آپ نے حضورؐ کی دامادی کا وہ شرف پایا ہے جو ابوبکرؓ و عمرؓ نے بھی نہیں پایا۔ حضرت عثمانؓ کی دامادی رسولؐ کتب شیعہ میں بھی متواتر ہے۔

۱۔ نوراللہ شوستری جیسا متعصب بھی آپ کو ذوالنورینؓ لکھتا ہے (مجالس المومنین ص ۱۵۸ ج ۱)

۲۔ مجلسی لکھتا ہے کہ مہاجرینِ حبشہؓ میں حضرت عثمانؓ اور آپ کی زوجہ محترمہ دختر پیغمبر تھیں۔

(حیات القلوب ص ۳۰۵ ج ۲)

۳۔ اپنی بیٹی ام کلثومؓ حضورؐ نے حضرت عثمانؓ کو بیاہ دی۔ وہ رخصتی سے پہلے فوت ہو گئی تو آپ نے رقیہؓ بیاہ دی (حیات القلوب ج ۲)

۴۔ ام کلثومؓ و رقیہؓ نبیؐ کی بیٹیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آئیں۔ سیدہ رقیہؓ کے بطن سے حضرت عثمانؓ کا ایک بیٹا عبداللہ پیدا ہوا جو چار سال کی عمر میں مرغ کی چونچ مارنے سے فوت ہوگیا۔ (نخبۃ الاخبار ص ۳۶)

سوال ۷۰ :۔ کیا آپ کو تسلیم ہے کہ حدیبیہ کے نازک موقعہ پر حضورؐ نے حضرت عثمانؓ کو سفارت کا ذمہ دار منصب سونپا تھا آپؓ بخوشی قبول کرکے مکہ گئے کفار کے اصرار کے باوجود کعبۃ اللہ کا طواف نہ کیا، کفار نے جب بند کر دیا اور قتل کی افواہ مشہور ہوگئی تو حضورؐ نے ۱۵۰۰ صحابہؓ کرام سے بدلہ عثمان میں جان قربان کرنے کی بیعت لی۔ اللہ نے اسے قبول کرکے ان کو جنت و رضوان کی بشارت دی۔ حضورؐ نے اپنا دایاں ہاتھ عثمانؓ کی طرف سے بائیں ہاتھ پر مارا اور غائبانہ بیعت کی تاکہ وہ اس شرف سے محروم نہ رہیں۔ (ملاحظہ ہو حیات القلوب قصہ حدیبیہ) کیا حضرت عثمانؓ کے فضائل اور ایمان پر یہ روشن برہان نہیں ہے؟ جس دولہا کی خاطر ۱۵۰۰ باراتیوں کو ایمان و رضا کا تحفہ ملے کیا وہ دولہا دولت ایمان و رضا کے تحفہ سے محروم رکھا جائے گا؟

سوال ۷۱ :۔ کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ حضرت علیؓ کو حضرت فاطمہؓ کا رشتہ مانگنے پر کس نے آمادہ کیا، آپؓ کی مالی کمزوری کے عذر میں تعاون کی ڈھارس کس نے بندھائی۔ ۴۰۰ درہم حق مہر کس کی کمائی تھی، جہیز کا سامان خریدنے بازار کون گیا تھا۔ گواہوں میں اہم شخصیتیں کون تھیں اگر تاریخ و سیرت اور علماء شیعہ شادی فاطمہؓ کے سلسلے میں حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ و عثمانؓ اور سعدؓ بن معاذؓ کا نام لیتے ہیں (جلاء العیون و کشف الغمہ، قصہ تزویج) تو کیا یہی محسنین دشمن اہلبیت ہوگئے اور محب ہونے کی سند آپ کو الاٹ ہوگئی؟

انتخاب خلیفہ کا اسلامی طریقہ

سوال ۷۲ :۔ حضرت علی المرتضیٰؓ کس طرح خلیفہ قرار پائے شیعہ کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص ۱۰۳ پر ہے سعید بن المسیبؒ کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ شہید ہوگئے تو لوگ امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آئے اور گھر میں داخل ہو کر کہنے لگے آپؓ ہاتھ بڑھائیں ہم آپؓ کی بیعت کرتے ہیں لوگوں کے لیے امیر ضرور ہونا چاہیئے تو حضرت علیؓ نے فرمایا اسکا اختیار تم کو نہیں۔

وانما ذالك لاهل بدر فمن رضو به فهو خليفة۔	اس کا اختیار صرف بدریوں کو ہے وہ جسے پسند کریں وہ خلیفہ ہوگا۔

فرمائیے! اگر آپ پہلے سے منصوص خلیفہ تھے تو یہ کیوں فرمایا۔ اہلِ بدر و مہاجرین کو انتخاب کا حق کیوں بخشا اور ان کے منتخب شخص کو خلیفہ برحق کیوں بتلایا؟

سوال ۷۳ :۔ اگر شوریٰ سے انتخاب برحق نہیں ہوتا تو حضرت علیؓ نے یہ کیوں فرمایا مسلمانوں کی خلافت کا معاملہ باہمی مشورے سے ہوگا۔ مجھے اپنی جان کی قسم اگر ایسا ہو کہ امامت و خلافت اس وقت تک قائم نہ ہو جب تک عامۃ الناس حاضر نہ ہوں پھر تو انتخاب ناممکن ہوگا۔ (کہ سب لوگوں کا اجتماع محال ہے۔) لیکن (حق یہ ہے) کہ خلافت کے حل و عقد والے جس کے انتخاب کا فیصلہ کر دیتے ہیں وہ غیر موجود پر بھی لاگو ہوتا ہے پھر نہ شاہد کو رجوع کا اختیار ہے نہ غائب کو نئے انتخاب کا۔ (نہج البلاغہ ص ۱۰۵ ج ۲)

سوال ۷۴ :۔ اگر بقول شیعہ یہ الزامی بات ہے تو آپ نے حصر کرکے یوں کیوں فرمایا؛

انما الشوریٰ للمهاجرين والانصار فان اجتمعوا علىٰ رجل وسموه اماما كان ذٰلك لِلّٰهِ رضىً۔ (نہج البلاغہ)	اسکے سوا کوئی طریقہ نہیں کہ شوریٰ سے انتخاب کا حق صرف مہاجرین و انصار کو ہے پس اگر کسی شخص پر اتفاق کریں اور اسے امام نامزد کر دیں تو یہی انتخاب اللہ کو پسند ہوتا ہے۔

پس اگر ان کے اتفاق سے کوئی شخص کسی طعن یا بدعت کے ذریعے علیحدگی اختیار کرے تو یہ اسے واپس لائیں گے اگر وہ انکار کرے تو اس سے جنگ کریں گے کیونکہ اس نے

مومنین کا راستہ چھوڑ کر غیر راستہ اختیار کیا ہے۔

سوال ۷۵:- اگر بقول معترین بر مرتضیٰ یہ الزامی کلام ہے اور اپنے اعتقاد کے موافق آپ ان جمہور لوگوں کے انتخاب سے خلیفہ نہیں بنے تو فرمائیے آپ کو ان سے استحکام خلافت میں مدد لینے کا کیا حق تھا آپ نے ان کو ساتھ لے کر عظیم خونی معرکے اپنے سیاسی مخالفین سے کیوں سر کیے؟ شیعہ کی مزعومہ منصوصہ خلافت حسب سابق اب بھی باقی تھی پھر ۷۰ ہزار مسلمانوں کے کشت و خون کی کیا ضرورت پڑ گئی تھی؟ کیا خلافت کو غیر جمہوری ملنے پر شیعہ حضرت علیؓ سے یہ سنگین الزام دور کر سکتے ہیں؟ کس قدر مقام حیرت و استعجاب ہے کہ شیر خدا تو جمہوری انتخاب کو برحق اور جزو ایمان سمجھ کر ستر ہزار کشتگان کی ذمہ داری اپنے اوپر لیتے ہیں مگر آج آپ کا نادان دوست اس انتخاب کو ناجائز اور خلاف عقیدہ و ایمان بتاتا ہے۔

سوال ۷۶:- فرمائیے اگر جنگِ جمل مورخین کے اتفاق کے مطابق قاتلانِ عثمانؓ سبائیوں کی سازش کا نتیجہ نہ تھی بلکہ بقول شیعہ حضرت عائشہؓ و علیؓ ماں بیٹے میں دیرینہ عداوت کا کرشمہ تھی تو حضرت عائشہؓ نے حضرت علیؓ کے حق میں یہ بیان کیوں دیا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہے۔ فرماتے تھے خارجی (و سابق شیعہ) میری امت کے بدترین لوگ ہیں ان کو میری اُمت کے بہترین لوگ (اصحاب علیؓ) قتل کریں گے۔ میرے اور آپؓ کے درمیان کوئی بات نہ تھی سوائے اس کے جو ایک عورت اور سسرال کے مابین ہو جاتی ہے۔ (کشف الغمہ ص۲۱۴) نیز حضرت علیؓ نے کیوں ان کو اس عزت کے ساتھ رخصت کیا کہ لوگو! یہ تمہارے پیغمبرؐ کی اہلیہ محترمہؓ ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی" ولہا حرمتہا الاولیٰ" اور ان کو وہی پہلی عزت حاصل ہے۔ پھر جن دو شخصوں نے آپؓ کے حق میں گستاخی کی ان کو سو سو دُرّے لگائے۔ (تاریخ طبری وغیرہ)

حضرت علیؓ کی خلافت و امامت

سوال ۷۶:- اصول کافی ص۱۴۲ ج۱ پر بروایت جعفر صادقؒ یہ مرفوع حدیث ہے کہ امامت صرف اس آدمی کی درست ہوتی ہے جس میں تین خصلتیں ہوں۔ گناہوں سے مانع تقویٰ

ہو غصہ کے وقت بُردباری ہو، ماتحت رعایا پر بہتر حکومت ہو۔ جیسے باپ اولاد پر مہربان ہوتا ہے۔ جمل و صفین پر بغلیں بجانے والے حضرات کیا تاریخ اور اپنی کتب کی روشنی میں تیسری خصلت کو ایام مرتضوی میں تلاش کر کے دکھلا سکتے ہیں کہ کس قدر لوگوں کو رحمت اور سکھ پہنچا! کیا خلفائے ثلاثہؓ کے زمانوں کے ساتھ عشر عشیر نسبت بھی ہے۔ (یہ الزامی اور خصم معاند کو خاموش کرنے کے لیے ہے ورنہ ہمارے عقیدہ میں حضرت علیؓ کی خلافت برحق تھی اور مقدور بھر آپ رعایا پر مہربان بھی تھے۔) پھر کیوں لوگ حضرت معاویہؓ کے طرف دار ہوتے گئے حتیٰ کہ آپ کی خلافت عراق و حجاز میں محدود رہ گئی۔ (تاریخ)

سوال ۷۷:- اصول کافی ص۱۷۸ ج۱ پر امام جعفر صادقؒ کی حدیث ہے کہ زمین کسی وقت امام سے خالی نہیں ہوتی تاکہ اگر مومنین دین میں کمی بیشی کریں تو وہ اس کی تلافی کرے نیز یہ کہ امام حلال و حرام کو پہچانتا اور لوگوں کو خدا کے راستے کی طرف بلاتا ہے۔ فرمائیے بقول شیعہ و اعتراف حضرت علیؓ (در روضہ کافی ص۵۹ وغیرہ) خلفائے ثلاثہؓ نے دین میں بہت کمی بیشی کی تو حضرت علیؓ نے اس کی تلافی کر کے شیعی اسلام کو کیوں نافذ نہ کیا۔ متعہ کیوں نہ چلایا شیعہ نے کیوں آپ پر تقیہ کی تہمت لگائی۔ دو باتیں لازم ہیں یا تو آپؓ سنی تھے یا پھر امامت کے قابل نہ تھے اور خلیفہ برحق ثابت نہ ہوئے۔ بیّنوا۔

سوال ۷۸:- ذرا غور فرمائیے مسئلہ امامت کی ایجاد سے دین اسلام اور مسلمانوں کو کیا نفع پہنچا؟ مجلسی نے لکھا ہے کہ حضرت پیغمبرؐ ولایت علیؓ کی تبلیغ سے اس لیے ڈرتے اور تاخیر کرتے تھے مبادا امت میں اختلاف پیدا ہو جائے اور بعض دین سے مرتد ہو جائیں۔ (حیات القلوب ص۵۴۲ ج۲) پھر جب آپ نے اعلان کیا تو فرمایا جو علیؓ کا انکار کرے کافر ہے، جو بیعت میں دوسرے کو شریک کرے وہ مشرک ہے جو خلافت بلافصل میں شک کرے وہ جاہلیت اولیٰ کی طرح کافر ہے۔ (حیات القلوب ص۵۴۳) کیا اس مسئلے کا حاصل مسلمانوں کو کافر و مرتد بنانے کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ شیعی آئمہ میں سے زیادہ سے زیادہ لشکر اور تابعدار حضرت علیؓ کو صرف ملے تھے مگر ان میں ۵۰ سے بھی کم مسلمان تھے کیونکہ اس عقیدہ سے جہالت و انکار کی وجہ سے سب کافر ہوئے۔ رجال کشی ص۳ پر ہے کہ

حضرت علیؓ کے ساتھی عراق میں دشمن سے لڑنے والے (بکثرت تھے) مگر ان میں ایسے پچاس بھی نہ تھے جو آپ کی امامت کو کماحقہ پہچانتے ہوں۔ باقی آئمہ کے شیعہ مومنین کی تعداد سوال نمبر ۲۱ میں ملاحظہ کریں۔ یہ بھی معلوم ہو چکا کہ یہ مسئلہ تقیہ باز منافقوں کی خانہ ساز ایجاد ہے۔

سوال ۷۹: جب امامت رسالت کی طرح منصوص عہدہ ہے۔ امام واجب الاتباع اور معصوم بھی ہوتا ہے۔۰۰ حلال وحرام میں مختار ہوتا ہے اور ہر امام کو اپنے اپنے زمانے کے لیے الگ الگ کتاب بھی ملی ہے (کما فی الکافی وجلاء العیون) تو ہر امام کا مذہب و شریعت دوسرے سے جدا ثابت ہوئی جو پچھلے امام کے شیعہ کے لیے حجت نہیں جیسے سابق پیغمبر کی شریعت پچھلے کی امت کے لیے حجت نہیں۔ بنا بریں آج امام مہدی کے شیعہ حضرت باقرؒ و جعفرؒ کے اقوال سے کیوں تمسک کرتے ہیں کیا اس سے امام مہدی کا انکار نہ ہو گیا جب کہ ان کو فقط حضرت مہدی سے شریعت سیکھنے کا حق ہے۔

حضرت حسنؓ و معاویہؓ کی خلافت

سوال ۸۰: جلاء العیون میں حضرت حسنؓ کے حالات میں ہے کہ حضرت معاویہؓ سے صلح و بیعت کے وقت یہ مضمون لکھوایا "حسنؓ بن علیؓ بن ابوطالب نے معاویہؓ بن ابوسفیانؓ سے صلح کی ہے کہ وہ ان سے تعرض و جنگ نہ کریں گے بشرطیکہ وہ (معاویہؓ) لوگوں میں حکومت کریں کتاب خدا، سنت نبویؐ اور خلفاء راشدین کی سیرت کے مطابق اور کسی کو اپنے بعد نامزد نہ کریں اور حضرت علیؓ اور آپؓ کے ساتھی ہر جگہ محفوظ رہینگے۔ الخ۔
فرمائیے کیا خلفاء راشدین کی سیرت کا برحق اور قابل اتباع ہونا حضرت حسنؓ نے واضح نہ کر دیا اور کیا حضرت حسنؓ نے حضرت معاویہؓ کو اس عہد پر پابند رکھا؟ اگر وہ کتاب و سنت اور خلفاء راشدین کی سیرت کے پابند رہے اور ضرور رہے تبھی تو حضرت حسنؓ نے مخالفت اور جنگ نہ کی تو آپ کی خلافت کی حقانیت پر اس سے بڑا ثبوت کیا چاہیے۔ کیا اس سے شیعہ علیؓ پر مظالم کی وضعی داستانیں بھی کافور نہ ہو گئیں اور ولیعہدی بھی اپنی طرف سے نہ تھی بلکہ اہل حل و عقد نے کرائی تھی۔

سوال ۸۱: اگر آپؓ کی خلافت جائز اور برحق نہ تھی تو حضرات حسنینؓ معاہدہ میں مذکور خراج وغیرہ کے علاوہ گرانقدر عطیات اور رقوم کیوں قبول کرتے تھے کیا ظالموں سے ہدایا وصول کرنا جائز ہیں؟ ملاحظہ ہو! ابن آشوب نے یہ بھی روایت کی ہے کہ حضرت حسنؓ معاویہؓ کے پاس شام گئے۔ اسی دن حضرت معاویہؓ کے پاس بہت کچھ مال آیا تھا۔ معاویہؓ نے وہ سب مال حضرت کے پاس چھوڑ کر آپ کو بخش دیا۔ (جلاء العیون)

۲۔ نیز روایت ہے کہ معاویہؓ جب مدینہ آئے دربار عام میں بیٹھ کر سب معززین مدینہ کو بلایا ہر کسی کو اس کے مرتبے کے مطابق ۵ ہزار سے ایک لاکھ تک عطیات دیتے رہے حضرت امام حسنؓ آخر میں آئے تو حضرت معاویہؓ نے کہا آپؓ دیر سے آئے ہیں تاکہ مال ختم ہونے کی وجہ سے اپنے منصب کے مطابق عطیہ نہ پاکر مجھے بخیل بتائیں۔ پھر معاویہؓ نے خازن کو کہا جس قدر میں نے سب کو دیا ہے اتنا صرف امام حسنؓ کو دے دے میں ہندہ کا بیٹا ہوں۔ حضرت حسنؓ نے فرمایا یہ سب تجھے میں نے بخش دیا میں فرزند فاطمہؓ بنت محمدؐ ہوں۔

(جلاء العیون)

۳۔ قطب راوندی نے حضرت صادقؒ سے روایت کی ہے کہ ایک دن امام حسنؓ نے حضرت حسینؓ و عبداللہ بن جعفرؓ سے فرمایا معاویہؓ کے عطایا تم کو یکم تاریخ کو پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ حسب فرمودہ حضرت وہ اموال پہنچ گئے۔ حضرت حسنؓ مقروض تھے۔ اپنے قرضے ادا کیے باقی مال اپنے اہل بیت اور ساتھیوں میں بانٹا۔ حضرت امام حسینؓ نے بھی قرض ادا کر کے باقی تقسیم کر دیا اور ایک حصہ اپنے اہل و عیال کو بھیجا۔ عبداللہ بن جعفرؓ نے اپنا قرض ادا کر کے باقی مال حضرت معاویہؓ کی خوشنودی کے لیے معاویہؓ کے قاصد کو واپس کر دیا جب معاویہؓ کو اس کا پتہ چلا تو اس نے بہت سا مال اور ہدیہ پھر آپ کو بھیجا۔ (جلاء العیون ص ۲۴۳)

لفظ آل و اہل بیت کا شرعی معنیٰ و مصداق

سوال ۸۲: ذرا انصاف سے بتائیے قرآن پاک کے محاورہ و استعمال میں "آل" "اہل بیت" تابعدار، ماننے والوں اور بیوی کو کہتے ہیں؟ اگر نہیں تو جگہ جگہ قرآن پاک آل

فرعون اور آلِ موسیٰ وہارونؑ کا لفظ تابعداروں پر کیوں استعمال کرتا ہے۔ کیا اس حقیقت کے پیشِ نظر آلِ محمدؐ و آلِ ابراہیمؑ آپ کے پیرکاروں کو کہنا صحیح نہیں ہے۔

اگر اہلِ بیت سے زوجۂ پیغمبر خارج ہے تو کیوں حضرت سارہ زوجہ حضرت ابراہیمؑ پر فرشتوں نے یہ درود پڑھا؛

رحمت اللہ وبرکاتہٗ علیکم	اے ابراہیمؑ کے اہلِ بیت (سارہ) تم پر اللہ کی
اهل البیت ۔ انہ حمید مجید ۔ (پ۱۲ ع۷)	رحمت اور برکتیں ہوں وہ بلاشبہ تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

اگر زوجہ اہلِ بیت کے مفہوم سے بقول شما خارج ہے تو کیوں قرآن پاک نے حضرت لوطؑ کے قصہ میں: "انا منجوك واهلك الا امرأتك" (ہم آپ کو اور آپ کے گھرانے کو بجز بیوی کے بچائیں گے) میں استثنا متصل کے ذریعہ آپ کی زوجہ کو نافرمانی کی وجہ سے اہل سے خارج فرمایا۔

سوال ۸۳:۔ جب زوجہ ابراہیمؑ آلِ ابراہیمؑ اور مستحق درود و سلام ہیں تو سید الانبیاءؐ علیہ افضل الصلوٰۃ والثناء کی ازواجِ مطہراتؓ اور امہات المؤمنین کیوں آلِ محمدؐ نہیں ہیں اور مستحق دُرود و سلام نہیں جبکہ سورت احزاب کے پورے رکوع میں ان کو براہِ راست اللہ نے خطاب کر کے اہلِ بیت کے تحفہ سے نوازا ہے۔

وَاقمن الصلوٰۃ وَاٰتین الزکوٰۃ واطعن	اور نماز پڑھتی رہو، زکوٰۃ دیتی رہو، خدا اور رسولؐ
اللہ ورسوله، انما یرید اللہ لیذھب	کی تابع داری کرتی رہو بلاشبہ اے نبی کی اہلِ بیت
عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم	بیبیو اللہ تم سے گندگی دُور کرنا اور تم کو پورا پاک کرنا چاہتا ہے۔
تطھیرا۔ (سورۃ احزاب ۔ پ۲۲)	

عنکم اور مذکر کے صیغے اسی طرح درست ہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اہلیہ سے فرمایا تھا:

فقال لاھله امکثوا انی انست ناراً	اپنی بیوی سے فرمایا تم ٹھہرو مجھے آگ دکھائی دیتی
لعلی آتیکم منھا بقبس (طٰہٰ ع۱ ۔ پارہ ۱۶)	ہے شاید تمھارے پاس کچھ انگارے لے آؤں۔

سوال ۸۴:۔ اگر مومن متقی پرہیزگار آلِ محمدؐ و اہلِ بیت میں داخل نہیں تو حضورؐ نے

...معیار کیوں بنایا؟" لوگوں نے آپؐ سے پوچھا، حضرت آپ کا اہلِ بیت کون ہے؟ تو فرمایا ...ں میں سے جو بھی میری دعوت قبول کرے اور میرے قبلے کی طرف منہ کرے اور وہ بھی ...ے اللہ نے میرے گوشت اور خون سے پیدا فرمایا ہے (یعنی اولاد) تو وہ سب صحابہؓ ...نے لگے ہم اللہ، اسکے رسولؐ اور اہلِ بیت رسول سے محبت رکھتے ہیں تو آپؐ نے ...یا بس اس وقت تم ان اہلِ بیت سے ہو، اہلِ بیت سے ہو۔ (کشف الغمہ ص۵۵۱)

سوال ۸۵:۔ اگر ازواجِ مطہراتؓ اہلِ بیت نبویؐ اور آلِ محمدؐ نہیں تو حضرت جعفر ...وقؒ نے ان کو اور حضرت ام سلمہؓ زوجۃ الرسول نے کیوں اپنے آپ کو آلِ محمدؐ کہا ہے؟ ...منہ کافی و حیات القلوب ص۲/۶۰ سے ملاحظہ ہو:

حضرت جعفر صادقؒ کہتے ہیں ایک انصاری عورت ہم اہلِ بیت سے محبت رکھتی ...ی اور بہت آتی جاتی تھی ایک مرتبہ جب وہ ہمارے پاس آرہی تھی تو حضرت عمرؓ نے ...چھا! اے بڑھیا کہاں جاتی ہے؟ وہ کہنے لگی میں آلِ محمدؐ کے پاس جاتی ہوں تاکہ ان کو ...م کر کے ایمان تازہ کروں اور ان کا حق ادا کروں...... پھر جب ام سلمہؓ زوجہ رسولؐ ...پاس پہنچیں تو آپؓ نے تاخیر کا سبب پوچھا، اس نے حضرت عمرؓ سے ملاقات اور گفتگو کا ...ر کیا تو حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا اس نے غلط کہا (یہ ملخص از خدمت گفتگو شیعی بہتان ہے) ...ل محمدؐ کا حق مسلمانوں پر تاقیامت واجب ہے۔ (فروع کافی ص۱۵۶)

سوال ۸۶:۔ اگر زوجہ پیغمبر اہلِ بیت کا مصداقِ اوّلی نہیں تو سرورِ کائنات حضرت ...یجہؓ پر کیوں یوں سلام کرتے تھے "السلام علیکم یا اھل البیت" خدیجہؓ فرمائیں اے میری ...موں کے نور تجھ پر بھی ہو۔ (حیات القلوب ص۲/۱۰)

سوال ۸۷:۔ کیا اصولِ کافی میں ایسا کوئی واقعہ ہے کہ کافر مشرک بھی توبہ کر لینے کے ...د اس نبی کے اہلِ بیت میں داخل ہو جاتا ہے؟ اگر یقین نہ آئے تو ملاحظہ کریں کہ ایک ...ی نے چالیس دن تک دعا قبول نہ ہونے کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے شکایت ...ی تو وحی آئی کہ اس کے دل میں شک ہے تو اس نے کہا ہاں یا روح اللہ ایسا تھا آپؑ ...عا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ مجھ سے شک دور کر دے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دُعا

بھی تو اللہ نے اس پر توجہ فرمائی، تو یہ قبول فرمائی اور وہ آپ کے اہلبیت میں سے ہوگیا

سوال ۸۸ :- کیا غیر اہلبیت خلافت کا مستحق ہو سکتا ہے ؟ اگر شیعہ خیال ہیں نہیں تو مندرجہ ذیل حدیث کا مطلب بتائیں "امام جعفر صادقؒ نے معاویہ بن وہب (مع نامی آپ کے شیعہ بھی ہوتے تھے.) کے سامنے پیشین گوئی کرتے ہوئے (مایا کیا تو یہ دائیں جانب کالا پہاڑ دیکھا ہے جو پیچ در پیچ ہے۔ یہاں اسی ہزار آدمی قتل ہوں ان میں اسی آدمی فلاں کی نسل سے ہوں گے ہر ایک خلافت کی اہلیت رکھے گا ان عجمیوں کی اولاد قتل کرے گی" روضہ کافی ص۱۷۱ محشی نے حضرت عباسؓ کی اولاد بتائی ہے جو شیعہ کے ہاں غیر اہلبیت ہیں۔

چند اختلافی فقہی مسائل

سوال ۸۹ :- ذرا بتلایئے آپ کی اذان کب سے شروع ہوئی اور کن لوگوں نے ایجاد کی ۔ شیخ صدوق اس پر ناراض کیوں ہیں وہ اہلسنت کی پوری اذان نقل کر کے فرماتے ہیں. یہی اذان صحیح ہے اس میں نہ کچھ بڑھایا جائے نہ کم کیا جائے پھر فرماتے ہیں مفوضہ پر اللہ کی لعنت ہو. (مفوضہ وہ فرقہ ہے جو خدا اور رسول کے کاموں اور ذمہ داریوں کو اماموں کے سپرد مانتے ہیں. اس دور میں سب اثنا عشری مفوضہ ہیں ۔) انہوں نے روایات گھڑی ہیں اور اذان میں "محمدؐ و آل محمدؐ خیر البریہ" دو دفعہ بڑھایا ہے ان کی بعض روایات میں "اشھد ان محمداً رسول اللہ" کے بعد "اشھد ان علیاً امیر المومنین" دو دفعہ آیا ہے۔ الخ ..... میں نے یہ اس لیے ذکر کیا ہے کہ اس زیادتی کے ساتھ وہ لوگ پہچانے جائیں جو تہمت زدہ ہیں اور ہم شیعوں میں چپکے گھس آتے ہیں (من لایحضرہ الفقیہ ص۵۹) نیز فروع کافی ص$\frac{۷۵}{ج ۱}$ اور روضۃ البھیہ شرح لمعۃ الدمشقیہ ص$\frac{۱۰۹}{ج ۱}$ میں اس اضافہ کی تردید ہے۔

تحفۃ العوام ص۲۸ میں ہے کہ شہادت ولایت امیر علیہ السلام اقامت و اذان کا جزو نہیں ہے۔ شرائع الاسلام ص۲۹ میں ہے اذان میں ۱۸ کلمے ہیں. شہادتین کے بعد "حی علی الصلوٰۃ ، حی علی الفلاح" کہے۔

سوال ۹۰ :- ذرا بتلائیں قرآن پاک کے برخلاف آپ نے وضو کب سے ایجاد کیا ہے ۔ کتب شیعہ میں بھی سُنی وضو کا ذکر ہے ۔ الاستبصار میں ہے. حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں وضو کرنے بیٹھا حضورؐ تشریف لائے فرمایا کلی کرو، ناک میں پانی ڈالو اور جھاڑو، پھر تین مرتبہ منہ دھوؤ، دو دفعہ بھی دھونا کافی ہو جائے گا. میں نے بازو دھوئے اور سر کا مسح کیا دو مرتبہ، آپ نے فرمایا ایک دفعہ کافی ہوگا پھر میں نے پاؤں دھوئے تو حضورؐ نے مجھ سے فرمایا اے علیؓ انگلیوں کا خلال بھی کیا کرو دوزخ کی آگ کا خلال نہ ہوگا۔

یہ خبر اہل سنت کے موافق ہے ، بطور تقیہ آئی ہے (سبحان اللہ) (الاستبصار ص$\frac{۶۶}{ج ۱}$)

سوال ۹۱ :- ذرا بتلائیں آپ اپنی صحاح اربعہ سے باقاعدہ سند اور اسکی تعدیل کے ساتھ ایک حدیث رسولؐ یا عمل مرتضیٰؓ ثابت کر سکتے ہیں جس میں نماز میں ہاتھ کھلے چھوڑنے کا ذکر ہو۔

ہماری کتب میں تو ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں امامت کراتے تو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے ۔ (رواہ الترمذی و ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص۶۷)

ہاتھ ناف پر باندھنے کے سلسلے میں حنفیہ کی دلیل ہی حضرت علیؓ کا قول و فعل ہے ۔ (ہدایہ)

کتب شیعہ میں اگر عورت کو ہاتھ باندھنے کا حکم ہے تو مرد کے لیے یہ بے ادبی کیسے ہوگیا؟

سوال ۹۲ :- ذرا بتلائیں ۲۰ رکعت تراویح سنت نبویؐ سے آپ کو کیوں ضد ہے ؟ آپکی کتاب الاستبصار میں سے کئی روایات ۲۰ تراویح کی کتاب "تحفہ امامیہ" کے آخر میں ذکر کی جا چکی ہیں مثلاً امام باقر و صادقؒ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رمضان کی راتوں میں نماز زیادہ پڑھتے تھے یکم رمضان سے بیسویں تک روزانہ شب کو ۲۰ رکعتیں پڑھا کرتے تھے ۔ (الاستبصار ص$\frac{۴۶۲}{ج ۱}$)

سوال ۹۳ :- ذرا بتلائیں نماز کے بعد ذکر اللہ اور انبیاء، خلفاء پر درود و سلام افضل ہے یا شیطان و کفار پر لعنت بازی؟ اگر پہلی بات افضل ہے اور شیطان و کفار پر لعنت بازی لغو ہے تو نماز کے بعد حضورؐ کی ازواجِ مطہراتؓ ، امہات اہلبیت (حضرت عائشہؓ و حفصہؓ) اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ خسران پیغمبرؐ و جد اہلبیت ، داماد رسولؐ حضرت عثمانؓ ، برادر نسبتی حضرت معاویہؓ اور چند دیگر قرابتداران پیغمبرؐ پر (العیاذ باللہ) لعنت اور تبرا کا ورد بعد از نماز کیوں کیا جاتا ہے اور امام جعفرؒ کی طرف

بھی منسوب کیا گیا ہے (فروع کافی ص ۱/۲۴۲)۔ نیز یہ بھی واضح کریں شیعہ حضرات کو قاتلِ علیؓ ابن ملجم اور قاتلِ حسینؓ سنان یا شمر سے کیوں اُلفت و عقیدت ہے کہ ان کو اس صف میں شمار کر کے لعنتوں سے نہیں نوازا جاتا۔ کیا محض اس لیے کہ شیعہ کتب تاریخ میں وہ شیعہ عقائد کے حامل تھے

ایمانِ ابوطالب، تقیہ، مُتعہ وغیرہ

سوال ۹۴: کیا حضرت ابوطالب مسلمان ہوئے تھے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو بتلائیے حضرت صادقؒ نے یہ کیوں فرمایا ابوطالب کی مثال اصحاب کہف کی سی ہے ایمان چھپاتے تھے اور مشرک تھے تو اللہ نے ان کو دوہرا اجر دیا۔ (حالانکہ اصحاب کہف پر یہ بہتان ہے قرآن پاک صراحۃً ان کا ظاہر و باطن مسلمان ہونا بیان کرتا ہے۔) (شیعہ تفسیر البرہان ص ۲/۲۴) نیز اسی تفسیر میں ہے کہ آیت "انک لا تهدی من احببت ولکن الله یهدی من یشاء" (وہ جسے آپ جس کے لیے پسند کریں ہدایت نہیں دے سکتے۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔) ابوطالب کے حق میں اُتری جب حضورؐ نے ان کو کہا اے چچا لا الٰہ الا اللہ پڑھو میں اس کے طفیل آپ کو نفع پہنچاؤں گا کہنے لگے: "بھتیجے! میں اپنے آپ کو خوب جانتا ہوں جب وہ بغیر کلمہ پڑھے، فوت ہو گئے تو حضرت عباسؓ نے فرمایا موت کے وقت انہوں نے کلمہ پڑھا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا میں نے تو ان سے نہیں سنا تھا۔ تاہم امید ہے کہ میں قیامت کو نفع پہنچاؤں گا۔

سوال ۹۵: ذرا بتلائیں آپ کے محرم و چہلم وغیرہ کے موقعہ پر ماتم و عزاداری کے نام سے لمبے چوڑے فخر و مباہات کے جلوسوں اور جشنوں سے کیا مقصد ہے؟ اگر مقصد غم حسین اور تذکرہ مصائب ہے تو وہ گھر میں انفرادی طور پر اور امام باڑوں میں بہتر طور پر حاصل ہوتا ہے اور اگر مقصود اپنی طاقت، شوکت و کثرت کا دکھانا ہے تو یہ ریاکاری کھلا نفاق اور عزاداری کی ضد ہے جو قابلِ تعزیر ہے اگر مقصد امامت حسینؓ اور آپ کے سلسلہ کی تشہیر یا مذہب شیعہ کو فروغ دینا ہے تو تعلیماتِ آئمہ کی رُو سے یہ سراسر حرام اور ملعون کام ہے اس کا آپ کو کوئی حق حاصل نہیں۔ چند ارشاداتِ جعفریؓ ملاحظہ ہوں۔ (۱) ہمارے دین کو چھپانا واجب ہے جو تقیہ کر کے مذہب نہیں چھپاتا وہ بے دین

ہے۔ (۲) تقیہ مومن کی ڈھال اور جائے پناہ ہے تقیہ نہ کرنے والا بے ایمان ہے۔ (۳) اے شیعو! ہمارے مذہب کو مت پھیلاؤ، ہماری امامت کو مت شہرت دو۔ (۴) اے شیعو! تمہارا مذہب وہ ہے جو اسے چھپائے گا عزت پائے گا، جو پھیلائے گا یا ظاہر کرے گا، ذلیل ہو گا۔ (۵) ہماری امامت کا بھید مخفی رہا۔ غداروں، مکاروں، بناوٹی شیعوں کے ہاتھ لگ گیا تو انہوں نے بستیوں اور سڑکوں پر کہنا شروع کر دیا۔ (۶) اے معلی ہماری امامت چھپاؤ اور شہرت مت دو کیونکہ جو ہمارا مذہب چھپائے گا اور مشہور نہ کرے گا اللہ اسے دنیا میں عزت دے گا اور آخرت میں اس کی آنکھوں میں وہ نور رکھے گا جو جنت تک پہنچائے گا۔ اے معلی جو ہماری امامت ظاہر کرے گا اور نہ چھپائے گا اللہ اسے دنیا میں ذلیل کرے گا اور آنکھوں سے آخرت میں نور سلب کر کے اندھیرا کر دے گا جو جہنم میں پھینکے گا۔ اے معلی تقیہ میرا مذہب ہے۔ میرے باپ دادا کا مذہب ہے تقیہ نہ کرنے والا بے دین ہے۔ . . . اے معلی ہماری امامت مشہور کرنے والا منکر امامت کی طرح ہے۔

(کافی باب تقیہ و باب کتمان)

کسی قسم کے عنوان اور طرز سے مسئلہ امامت یا مذہب تشیع کو فروغ دینے والے دوست غور فرمائیں کیا امام نے انکو بے دین، بے ایمان، جنت سے محروم، قیامت میں نابینا اور جہنمی اور امامت و مذہب کا منکر نہیں بتلا دیا؟ جب کہ آج تقیہ اور اخفا مذہب کی زیادہ ضرورت ہے۔ ارشاد امام ہے۔ جوں جوں امام مہدی کے نکلنے کا زمانہ قریب ہو گا تقیہ کی زیادہ تر حاجت ہوتی جائے گی۔ اگر آج کثرت کے زعم میں آپ نے تقیہ چھوڑ دیا ہے تو یا ارشاداتِ آئمہ جھوٹے ثابت ہوئے یا آپ شیعیت سے خارج ہو گئے۔ اس مسئلہ کی وضاحت کریں۔

سوال ۹۶: آپ کی کتابوں میں متعہ کے بڑے بڑے فضائل مذکور ہیں فرمائیے عزتِ رسول مقبولؐ میں کون کون سے حضرات اس فضیلت سے مشرف ہوئے اور کتنے کتنے متعے کیے۔

سوال ۹۷: مجلسی نے حق الیقین میں متعہ کو ضروریات دین میں سے لکھا ہے جس کا تارک فاسق اور منکر کافر ہوتا ہے۔ الاستبصار میں متعہ نہ کرنے والے کو ناقص

الایمان اور قیامت میں مثلہ شدہ اٹھنے والا بتایا ہے۔ فرمائیے آپ تمام مرد و زن یہ کارِ خیر کرکے ایمان کامل کرتے ہیں یا نہ اور معمولی مدت کے لیے عقد متعہ علانیہ کیا جاتا ہے یا خفیہ اگر علانیہ ہے تو مثال پیش کریں۔ اگر خفیہ ہے تو زنا اور اس میں کیا فارق ہے جب کوئی جوڑا پکڑا جائے۔

سوال ۹۸: احتجاج طبرسی ص۵۹ مراۃ العقول ص۳۸۸ غزوات حیدری ص۶۲۷ ضمیمہ ترجمہ مقبول ص۴۱۵ میں ہے کہ صدیق اکبرؓ کے پیچھے حضرت علیؓ نے نماز پڑھی اور صف میں کھڑے ہو کر پڑھی کیا صدیق اکبرؓ کا امام برحق ہونا واضح نہ ہوا۔

سوال ۹۹: جس خلافت پر صدیق اکبرؓ متمکن ہوئے وہ وہی تھی جس کا وعدہ حضرت علیؓ سے تھا یا حضرت علیؓ کی موعودہ خلافت کوئی اور تھی اگر وہی تھی تو حضرت علیؓ سے وعدہ خداوندی غلط ہوا اور اگر کوئی اور تھی تو حضرت صدیق و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم غاصب اور ظالم کیسے ٹھہرے۔

سوال ۱۰۰: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آپ کے نزدیک سید ہیں یا نہ اگر ہیں تو ان کی ساری اولاد سید کیوں نہیں۔ اگر معاذ اللہ سید نہیں تو سیدہ خاتونِ جنت کا نکاح غیر سید سے کیسے جائز ہوا۔

تمت بفضل اللہ وعونہ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ وجمیع امتہ اجمعین۔

۱۵ شعبان ۱۳۹۶ھ یوم الجمعۃ مطابق ۱۳ اگست ۱۹۷۶ء

کتب مؤلف ملنے کے دیگر پتے

۱۔ ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ۔

۲۔ مکتبہ چراغ اسلام ۴۰۔ بی اردو بازار لاہور۔

۳۔ مکتبہ مدنیہ مسجد اقصیٰ بادشاہی روڈ۔ کراچی

سنی و شیعہ تمام مسائل پر اچھوتے محققانہ انداز میں عصر حاضر کی بے نظیر تالیف

تحفہ امامیہ — مصنفہ: مولانا مہر محمد میانوالوی

جس میں قرآن کریم، فریقین کی معتبر احادیث، عقل سلیم اور تاریخ اہل بیتؓ کی روشنی میں حضرت علیؓ کے خلفاء ثلاثہ سے بہترین تعلقات، باغ فدک، خلافت، حادثہ جمل وصفین، تحریف قرآن، فضائل خلفاء راشدین، امامت اور ختم نبوت میں دلچسپ تقابلی مطالعہ، ۱۲ خلفاء کی بحث، مذہب شیعہ کی تصویر، کلمہ طیبہ اور دیگر متنازعہ فیہ مسائل پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ ہر بات افراط و تفریط سے پاک اور دلکش تحریر کا آئینہ ہے۔

عکسی طباعت۔ سائز ۲۳×۱۸/۸ صفحات تقریباً ۵۰۰، قیمت ۳۶/۰۰

ہم سنی کیوں ہیں؟

مؤلف مذکور کی مایہ ناز عقلی، نقلی دلائل سے لبریز کتاب شیعہ کے سنیہ پر ۱۰۰ سوال کا مسکت جواب ہے جس میں سنی، شیعہ کے نام، توحید رسالت، قرآن کریم کی صحت اور امامت اور دیگر بیسیوں کلامی فقہی تاریخی مسائل پر شاندار محققانہ تبصرہ کیا گیا ہے۔ تحفہ امامیہ اور کتاب ہٰذا کے مباحث جدا جدا ہیں۔ مرض رفض کے لیے نسخہ اکسیر ہے۔ عکسی طباعت، صفحات ۳۲۰، سائز ۲۲×۱۸/۸ قیمت ۲۴/۰۰

مکتبہ عثمانیہ نور باوا بازار خراداں گوجرانوالہ